

U. 9043



۵۵۶

ماہ فروردی دہائی ہشتاد و سوم

جلد (۸) نمبر (۶۵) رسالہ ترک مسکرات



آیا دیہاتی بد نشہ کا ساما تھا
اور وہی
جب چھوڑ دیا

صَدَاقِ شَہِینِ عالیجناب امیر یار جنگ بہادر ایجنٹ برآ نامہ صدائے شہین

عالیجناب یوان بہادر ایس۔ آر۔ او۔ امروا نگاریم بی، ای ایڈوکیٹ
امراکات

جناب امیر بہادر ونکیٹ / مارٹیدی او۔ بی۔ ای
ریورنڈ ایس۔ سی۔ سیالکٹ
جناب نواب لہین جنگ بہادر
جناب امیر بہادر ونکیٹ / مارٹیدی او۔ بی۔ ای
جناب چیف جسٹس راجہ بہادر بشیشور ناتھ صاحب
جناب نواب محمدی نواز جنگ بہادر
جناب مولوی سید محمد حسین صاحب جعفری

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
۱	سنہری باتیں	۳
۲	آہ نواب کمال یار جنگ مرحوم	۴
۳	نشری تقریر	۶
۴	عالم ترک مسکرات	۱۱
۵	ٹپرس رو درسی کے مصروفیات	۱۵

جلد (۸) ^{۱۰۵} ترک مسکرات نمبر (۶۵۵)

ماہ فروردی واردی بہشت ۱۳۵۲ھ

سنہری باتیں

مہابھارت - شراب نہ پیو - نہ چھوؤ - نہ دو

انجیل - شراب خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔

نواب الیہ جنگ محرم

آپ کا اصلی نام نواب میر کمال الدین حسین خاں تھا۔ آپ نواب میر اسد علی خاں (خان خاناں) مرحوم کے فرزند نواب میر احمد علی خاں ذوالفقار جنگ مرحوم کے نواسے اور نواب میر سرفراز حسین خاں فخر الملک ثانی مرحوم کے بھتیجے اور داماد تھے۔ ۱۶۔ صفحہ ۳۱۲ء کو پیدا ہوئے۔ آپ علوم مشرقی و مغربی میں لیاقت تامہ رکھتے تھے۔ آپ شاعر بھی تھے۔ کمال آپ کا تخلص تھا۔ آپ اپنے والد مرحوم کے عین بیات ہی سے اسٹیٹ و املاک کے کاروبار کا انتظام خود دیکھتے تھے ۵۔ محرم ۱۳۵۴ء کو آپ کی وراثت منظور ہوئی۔ اعلیٰ حضرت بندگانِ عالی مدظلہ العالی کے الطاف شایانہ آپ کے شامل حال تھے۔ آپ کی جاگیرات کی آمدنی پانچ لاکھ پندرہ ہزار تین سو پچیس روپے دو آنہ چھ پائی ہے۔ عین افتتاح سون برج آپ کو سمکاب باسعادت رہنے کا شرف حاصل رہا۔ اثنائے راہ میں آپ کا سیلون حضرت اقدس و املیٰ خلد اللہ ملکہ و سلطنت نے اپنے اسپیشل میں لکوا کر آپ کی عزت افزائی فرمائی۔ اور بوقت مراجعت ۳ ذی الحجۃ المحرم ۱۳۵۵ء کو اپنی جاگیر موضع مرزا پلی میں آپ نے ملازمان بندگانِ عالی مدظلہ العالی کو چائے نوشی کی زحمت دی جسے از راہ مراحم خسروانہ شرف قبولیت بخشا گیا۔ اور حسب فرمانِ خسروئی سفر کلکتہ ۱۳۵۵ء میں آپ ہمرکاب باسعادت رہے۔ جہاں ہر کسٹنسی و انسے بہادر گورنر بنگال ہمارا جیگور کی دعوتوں میں (جو حضرت اقدس اعلیٰ کے اوزار میں ترتیب پائی تھی) آپ بھی شریک رہے اور واپسی پر ہندوستان کے بڑے بڑے اور مشہور معروف مقامات کی سیر و سیاحت فرمائی غرہ ربیع المرجب ۱۳۵۱ء کو بتقریب جشن سالگرہ مبارک اعلیٰ حضرت بندگانِ عالی مدظلہم العالی آپ نے خطاب مستاب نواب کمال یار جنگ بہادر سے سرفرازی پائی۔ آپ کی پہلیک فیچر پیوں کے مد نظر رعایاء کے نمائندوں نے آپ کو مرکزی مجلس امداد قحط زدگان ممالک محروسہ مدکار مالی کا ممبر نشین منتخب کیا اس حیثیت سے آپ نے جملہ قحط زدہ علاقوں کا ہنسن نفیس دورہ فرمایا۔

اور مصیبت زدگان کی امداد کی۔ طبقہ جاگیر داران نے آپ کو اپنی مجلس کا صدر منتخب کیا۔ آپ کو حیدر آباد دکن کی صنعتی اور معاشی ترقی سے بڑی دلچسپی تھی۔ آل انڈیا مسلم ایجوکیشنل کانفرنس نے آپ کو اپنے سالانہ میقات کا صدر منتخب کیا۔ اس حیثیت سے آپ نے جو بعیرت افزو خطبہ ارشاد فرمایا۔ اور مسلمانان ہند کی تعلیمی فلاح و مصلح سے متعلق جو تدابیر اپنے صوف سے اختیار کی وہ ہندوستان کی تاریخ میں ایک شاندار کارنامہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ آپ مجلس قیام امن کے بھی صدر تھے۔

تحریک ترک مسکرات سے آپ کو نہایت گہری دلچسپی تھی۔ ۲۷ اکتوبر ۱۳۵۲ء کو آپ نے نمائش ترک مسکرات کا اپنے دست مبارک سے افتتاح فرمایا جو اپنی نوعیت میں حیدر آباد تو کجا ہندوستان میں بھی پہلی تھی۔

— صدر انجمن کے منجملہ دیگر مساعی کے ٹیمرنس ہال کی تعمیر ایک ہے۔ جو نہایت اہم ہے۔ یہ وہ مراکز ہیں جہاں اہلیان محلہ کے لئے دلچسپ مشاغل۔ بچوں کے لئے کھلونے نوجوانوں کے لئے کھیل کود کے سامان اور بڑوں کے لئے اخبارات وغیرہ جیلے جاتے ہیں۔ اس قسم کا پہلا ٹیمرنس ہال جناب رائے صاحب منظم بہادر جمنالال رام لال کے قیمتی گراں قدر عطیہ سے نوآبادی ترک مسکرات دیرپورہ میں تعمیر ہوا۔ دوسرا ٹیمرنس ہال آپ ہی کے گراں بہا عطیہ سے تعمیر ہوا جو مکانات آرائش بلدہ دو واقعہ ملی کا زینت بنا ہوا ہے و نیز آپ کے نام نامی سے موسوم ہے یہ ہال نہایت تزک و امتشام کے ساتھ مالی جناب نواب اعظم جاہ بہادر ولی عہد دولت آصفیہ کے دست مبارک سے افتتاح فرمایا گیا۔ تحریک ترک مسکرات سے آپ کی گہری دلچسپی کی داستان یہیں ختم نہیں ہوتی۔ اسی ٹیمرنس ہال کے محاذی ایک وسیع میدان میں تفریحی سامان کے نصب کروانے کیلئے آپ نے ایک ہزار روپیہ عطا فرمایا نیکادہ فرمایا تھا۔ ۲۶ اکتوبر کا ٹیمرنس روڈ رس کا گرامی کیپ ایٹ کے مستقر پر کیا گیا تو آپ نے براہ طلبا نوازی ہر طرح کا آرام و آسائش بہم پہنچانے کا حکم صادر فرمایا۔

اکثر علمی رفاہی مذہبی سرگرمیوں میں مالی حصہ لیتے تھے۔ غریب پروری مستقل مزاجی اور مدبری میں اپنی آپ نظیر تھے۔

۲۹ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ روز چہار شنبہ ساڑھے گیارہ بجے دن کے آپ نے انتقال فرمایا رات کے ۱۲ بجے آپ کو دائرہ میر یون (جہاں آپ کا ہڑواڑ ہے) بس سونپا گیا۔

نشری تقریر

مشرطھل راؤ لنگسگور انچارج رسالہ ترک سکرات کنٹری نے بزبان کنٹری بتایا ۴۲ نمبر ۲
۳۵۲ شام کے پانچ بجے (۴۱۱) میٹر پر نشر گاہ حیدر آباد سے ایک تقریر نشر کی جس کا
اردو ترجمہ قارئین کی دلچسپی کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔ نشر گاہ حیدر آباد سے تقریر مذکور
کی اشاعت کی اجازت دی گئی ہے جس کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

اس جہاں میں کائنات کے ہر اصول کو جاننے والے کوئی نہیں ہیں۔ زیادہ واقفیت رکھنے والوں
کی تعداد بھی زیادہ نہیں ہے۔ ان اصولوں کا علم نہ رکھتے مہمے بھی ان سے اثر پذیر ہو کر عمل نہ کرنیوالی
ہستی دنیا میں کوئی نہیں ہے۔ اس وجہ سے دنیا میں ”مہاتما“ یا ”پیغمبر“ پنڈت۔ فاضل اور جاہل نظر
آتے ہیں۔

اصولوں سے بے بہرہ رہ کر بھی ان پر خود بخود عمل پیرا ہونے والے لوگ تو ضرور ہوں گے۔ لیکن
ان کو جان کر عمل کرنے والوں کو پھل زیادہ ملتا ہے۔ جہالت سے ترپنے والوں کی تکلیف دو دیکھا سکتی
ہے لیکن جان بوجھ کر راستے سے بھٹکنے والے نہ صرف خود مصیبتوں کے شکار ہو جاتے ہیں بلکہ دنیا
کو بھی تکلیف میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ کون نہیں جانتا کہ موسم گرمی کے چلتے مہمے دھوپ میں پھرنا
صحت کے لئے مضر ہے۔ اس کے باوجود چلتے ہوئے دھوپ میں کھڑے ہو کر گرم پانی نہانے والوں
کو یا ”گرم پانی“ پینے والوں کو لوگ کیا کہیں گے۔ آپ سب جانتے ہیں ایسے معمولی معمولی باتوں میں
ہی راستے سے بھٹکتے ہیں تو دل کی ڈگمگاہٹ کی باریکی کو سمجھنا اور پھر سمجھ کر عمل پیرا ہونا اور بھی مشکل
امر ہے۔ انسان کی زندگی کا انحصار اس کے دل کی مضبوطی پر ہے۔ انسان کو اپنے زیر اثر کرنے کی
طاقت دل رکھتا ہے اور پھر کمال یہ کہ اس کی خبر اس انسان کو ہی نہیں ہوتی جو اس کے تحت ہو جاتا
ہے۔ وہ شخص جو دل کو قابو میں رکھتا ہے وہی زندگی میں کامیاب ثابت ہو سکتا ہے۔ جب تک
دل قابو میں رہتا ضمیر کی رہبری میں جملہ اعضاء کام کر سکتے ہیں ورنہ ”ٹھوکر یں کھائے“ پر ضمیر کی
آواز یاد آتی ہے۔ اگر اس وقت بھی سدھڑٹے تو غنیمت ہے ورنہ بار بار ٹھوکر کھانے سے زخم
بڑھتے جاتے ہیں اور سوت مشکل ہو جاتی ہے اور ایسے وقت ضمیر کی آواز مدہم ہو کر معاذ نہیں ہو سکتی

اسی لئے ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے ۔ من ہو کر بلوان یو مراد پاتا ہے انسان ہم پر انوں میں پڑتے ہیں کہ مستقل مزاجی سے دھروا جیسے معصوم بچے نے بھی خدا کا وصال حاصل کیا ۔ ایک ہفتہ قبل میں اپنے دوست کے ہاں گیا تھا ۔ انھوں نے کہا کہ دیکھئے آج کل شکر میر نہوئے سے ہم چائے پینا بھی ترک کر دیئے ہیں جس سے ہم کو بچت ہو رہی ہے ۔ میں نے کہا حضرت آپ اس بات کو بہت دیر کے بعد سمجھے ہیں ۔ ہمارے بزرگوں نے بہت عرصہ پیشتر ہی کہا تھا ، پر آپ نے اس طرف توجہ نہیں کی ۔ انھوں نے پھر فرمایا ۔ جی ہاں ! کیا کیا جائے ہم جیسے لوگوں کی حالت ایسی ہی ہوتی ہے بزرگوں کی باتیں بھلی تو معلوم ہیں لیکن سماج اور سوسائٹی میں مل جل کر رہنے کی غرض سے ہم نے ایسا کیا ۔

اسی طرح اور بھی بہت سی چیزیں ہیں کہ ہم اچھی عادتوں کی مشق بہت کم کرتے ہیں ۔ بب میں ایک دوسرے دوست کے پاس گیا تھا تو انھوں نے فرمایا کہ ”جناب ہم نے آئندہ سے صرف کھدر ہی استعمال کرنے کا مصمم ارادہ کر لیا ہے لیکن کھادی بھنڈا رہا ۔ سے لئے کافی کپڑا فراہم نہیں کرتے اس لئے آپ کی یہ قومی تحریک کامیاب نہیں ہوتی ۔

ابن دو واقعات سے ہم دو حقیقتوں سے آشنا ہوتے ہیں ۔

۱۔ ضمیر کو بھلا نہ معلوم پر بھی انسان ماحول سے متاثر ہو جاتا ہے لیکن فرشتہ صفت لوگ اس سے بھی پار نکل جاتے ہیں ۔

۲۔ انسان اپنی کمزوریوں کو پوشیدہ رکھنے کے لئے سماج پر گھلا کرتا ہے اور خود کو سماج سے الگ تھلک تصور کرتا ہے ۔

انسان جب اپنی سماجی ذمہ داری سے باز ہونے لگتا ہے اس وقت سماج سے خود بچھڑا جاتا ہے اور اسی حد تک سماج کو بھی نقصان پہنچاتا ہے اور ایسے اقوام کے قوانین و ضوابط جہاں اس قسم کے انسان زیادہ ہوں ”اندھی تقلید پر مبنی ہوتے ہیں ۔ اور وہ ”قانون قدرت“ کے مخالف ہوتے ہیں اور سماج پستی میں گر جاتا ہے اور غلامی رونما ہوتی ہے ۔ جو شخص اپنے دل کی غلامی کی زنجیر کو توڑ کر نہیں پھینک سکتا تو وہ سماج کو غلامی سے کیسے آزاد کر سکیگا ۔ انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے آپ کو جان کر اپنے دل پر قابو حاصل کرے ۔ مخقہ یہ کہ انسان کو یہ خود غرضی کا خیال ترک کر دینا چاہیے کہ کائنات کی ہر شے صرف اپنے ہی استعمال کے لئے ہے ۔ بلکہ یہ تصور ہونا چاہیے کہ سب کے لئے ہے اور یہ حقیقت اس کی فہم میں آنی چاہیے کہ کوئی شے

ہمیشہ کے لئے اس کی نہیں ہو سکتی۔ زمانہ و ملک کے لحاظ سے ان اشیاء کے استعمال بحدہ متغیوں سے آگاہ ہو کر اپنی روحانی ترقی کے لئے کارآمد بنانے کی آزادی کا درمطلق نے کیا ہمیں یعنی ہر ذی روح کو عطا نہیں کئے ہیں۔ مشکل تو یہ ہے کہ انسان اس سے فراموش ہو کر اپنے اعضاء کو ان اشیاء میں محور حکم بدست ہو جاتا ہے۔ یہ اشیاء اپنی زندگی کے لئے کس قدر بھی غیر ضروری ہوں وہ دلکش رہنے سے ان کو استعمال میں لانے کی کوشش کرتا ہے ان کے حصول کے لئے اپنی ثروت و طاقت کو فضول خرچ کرتا ہے۔ یہ غیر ضروری سامان مجسم محبت بن کر اُسے اپنا گردیدہ بنا کر دل و دماغ کو اندھیرے سے گھیر دیتے ہیں۔ اس قسم کے جلد اشیاء کو نشیلی اشیاء یا مسکرات کہنا بجا ہوگا صرف سیندھی شراب اور بھنگ کو ہی نشیلی اشیاء کہیں تو میرے خیال میں کافی نہیں ہے۔

روزمرہ زندگی میں اس قسم کے غیر ضروری اشیاء کا استعمال بلاناغہ شروع کریں تو وہی عاداتیں طبیعت ثانی بن کر ہمارا پیچھا کرنے لگتی ہیں۔ شہروں میں ہر نئے فلم کو دیکھنے والے کتنے لوگ نہیں ہیں؟ گھر میں کھانیکے لئے غذا میسر نہ ہونے پر بھی اپنی خواہشات کو پورا کرنے کے لئے وہ سیندھی ہو۔ چائے ہو۔ سگریٹ ہو۔ عیاشی ہو۔ سینہ بینی ہو۔ کسی نہ کسی طرح روپیہ حاصل کر کے صف کر نیوالوں کی تعداد میں روز بروز اضافہ ہونے کا خوف طاری رہتا ہے۔ ایسا کیوں ہوتا ہے؟ خطا کس کی ہے؟ کیا ان اشیاء کا یا ان اشیاء کی قیمت حاصل کر کے دلکش بنا کر پیش کرنے والوں کا؟ یا لاکھوں کا یا ان کو کرنے کی ہمت افزائی کرنے والوں کا۔ ایسے سینکڑوں سوالات پیدا ہوتے ہیں۔ غلطی ایک سے ہی ہوئی تو اس کا اثر بھی اسی حد تک محدود رہ کر جلد ختم ہو جاتا لیکن آج ہندوستان ان مسکرات کے نشہ میں چور ہو کر خواب غفلت میں پڑا ہوا ہے کمزوری میں تڑپ رہا ہے۔ ہلندہ رواج کی تاریخ کیا ہے اس قدر عروج کس سے ہوا اس وقت اس بحث میں جا کر طوالت دینے کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ بہر حال مسکرات ہماری ہتھکڑی بنی ہوئی ہیں ان سے بری ہونے کے تدابیر کا اقدام کرنا ضروری ہے۔

ان عادات بد کے غلام بن جانے کے بہت سے وجوہات ہیں۔ ایک اہم وجہ یہ بھی ہے کہ ہم مذہبی اصولوں پر کاربند نہیں ہیں۔ آج کل ہمارے ملک میں مذہب اور دھرم کے نام پر سیاسی حقوق و اقتدار حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے سبقت لیجانے کی سعی کرتے ہیں لیکن قانون کے ذریعہ مذہبی اور اخلاقی اصولوں پر کاربند رہنے کے لئے سماج پر لازم قرار دیا جائے تو اس کو انفرادی آزادی کا بھینٹ تصور کر کے اس کے خلاف آواز بلند کیا کرتے ہیں۔ غیر متزلزل مذہبی قوانین

کی بنیاد پر بنائے ہوئے اخلاقی اصول قانون کی شکل میں آکر طبعیت ثانی بنے ہوئے ان برے عادات کا قلع قمع کر دینا چاہیے۔ برطانوی ہند کے چند صوبہ جات میں مختلف مہاجن وطن اس بارے میں جدوجہد کئے اور کر رہے ہیں اور صوبہ جاتی حکومتوں نے جب وہ رعایا کے نمائندے تھے۔ اس عادت بد کو دفع کرنے کی کافی توجہ کی۔ ہماری حکومت سرکار عالی نے بھی اس سلسلہ میں اپنے خاص حالات کے تحت اپنی ہی نوعیت کی کوشش جاری کی ہے۔ محکمہ آبکاری کی آمدنی میں روز بروز اضافہ ہونے پر بھی نشیلی اشیاء کا استعمال کم ہونا اعداد و شمار سے ثابت کیا جا رہا ہے۔

حسب فرمان خسرو کی سالانہ امداد عطا کر کے حکومت نے صدر انجمن ترک مسکرات قائم کی ہے اس انجمن کی جاری کردہ پرامن اور مستحکم تحریک سے اس وقت کوئی شرمہ گو ماہل نہ ہو لیکن اسے عام کو یکجا کرنے عوام میں پرچار کرنے کے لئے اور آئندہ آئینوالی نسل کے لئے فائدہ بخش ہو سکتی ہے۔ پھر بھی موجودہ کام میں وسعت ہونا ضروری ہے اور عوام اس میں زیادہ حصہ لینے کی غرض سے صدر انجمن ترک مسکرات میں عوام کے نمائندہ جماعت سے نمائندوں کا انتخاب کا طریقہ رائج کرنا بھی شائد مفید ثابت ہوگا۔

حکومت سرکار عالی نے آبکاری کے متعلق بھی چند قوانین نافذ کی ہیں۔

(۱) ۱۸ سال سے کم عمر والے سیندھی کی دوکان میں نہیں آسکتے۔

(۲) مقررہ اوقات میں ہی دوکان کھلی رکھی جائے

(۳) بدوران اوقات محکمہ پولیس و آبکاری کے جوانان دکانات پر متعین ہوں گے۔

(۴) اہل اسلام کے چند عیدوں میں صرف مسلمانوں کو شراب فروخت نہ کرنے کے احکامات جاری کئے ہیں اور دیگر تہواروں میں مقامی ضروریات کے لحاظ سے سیندھی وغیرہ مہیلے کو بانیکا اختیار مقامی عہدہ داران آبکاری کو دیا گیا ہے۔

یہ حکومت کی جدوجہد ہے جو اس وقت جاری ہے۔ پبلک ادارہ جات یا پبلک کارکنان تحریکات منظور کر کے اخبارات میں شائع کرانے سے زیادہ آگے نہیں بڑھتے ہیں۔

ان واقعات سے معلوم ہوگا کہ ہماری ریاست اس سلسلہ میں جو کوشش کر رہی ہے اس کو ابھی اصلی معنوں میں کوشش کہنا دشوار ہے۔ سالہا سال سے آئی ہوئی اس عادت کو ایک مقررہ عرصہ میں بدور کئے جانے کی ایک پالیسی پہلے اختیار کرنا نہایت ضروری ہے اور اس پالیسی کی روشنی میں ایک لائحہ عمل تیار کر کے آہستہ آہستہ قوانین یا سماجی اصولوں کو نافذ کیا جائے گا۔

یا پُر اس طریقہ پر پرچار بھی کیا جاسکتا ہے یا اور دیگر طریقوں کو اختیار کیا جاسکتا ہے۔
 مختلف ممالک کے واقعات کو دہرا کر خوشی یا افسوس کا اظہار کر کے ہاتھ پر ہاتھ دھر
 بیٹھنے کا زمانہ خدا کے فضل سے اب گزر گیا ہے۔ ہندوستان خدا پرست اور مذہب پرست
 ملک ہے اس لئے یہاں مذہبی اصولوں کی بنا پر تعلیمی پروگنڈہ سے مقصد حاصل ہو سکتا ہے
 اس طرح معاشرتی ترقی کے شیدائ بھی معاشرتی رسم و رواج کی شکل میں ان قوانین کو جاری کر کے
 اس وقت مردہ نشانی اشیاء کے استعمال کو روکنے کی جدوجہد کرنا چاہیے۔
 مجلس وضع قوانین میں بھی اس قسم کے قانون پیش کرنے کی کوشش کرنی چاہیے اور حکومت
 بھی واضح طور پر اپنی پالیسی کا اعلان کرے اور اس کی روشنی میں نظام اہل مرتب کرے اس طرح
 حکومت اور عوام کے تعاون سے ہی یہ تحریک ترک مسکرات کامیاب ثابت ہوگی۔
 آئیے ہم دعا مانگیں کہ یہ تمام امور تکمیل ہونے کی گھڑی بہت جلد آئے اور ہم اس عادت
 کی غلامی سے نجات پائیں۔

معائنہ ٹمپرنس ہال

بتاریخ ۲۶ مارچ ۱۳۵۲ء معزز فضل جنرل ترکی مقیم ممبئی ۳۰ بہمن ۱۳۵۲ء
 محترمہ بیگم شاہ نواز اور ۸۰۰ اسفندار ۱۳۵۳ء کو کمپنن میکیل سکاٹ گورنر ممبئی
 لے۔ ڈی۔ سی اپنی تشریف آوری بلدہ حیدرآباد فرخندہ بنیاد کے موقع
 پر ان معزز جہانوں نے نوآبادیات ترک مسکرات و ٹمپرنس ہال کا معائنہ
 فرما کر تحریک ترک مسکرات کے ساتھ اپنی دلچسپی کا اظہار فرمایا۔
 اس موقع پر مسٹر مانک راؤ معتد صدر انجمن ترک مسکرات نے
 ادب مسکرات پیش کیا۔

عالم ترک مسکرات

قانون امتناع مسکرات کی برخواستگی

سی را جگو پال چاری نے بتاریخ ۱۹ نومبر ۱۹۳۳ء بمقام گوسکھل ہال ایک کثیر مجمع کو (جو مہاجنابہما کی طرف سے مدعو تھا) مخاطب کرتے ہوئے گورنر ایکٹ سے منسلک روئے امتناع مسکرات پر سے پابندی اٹھائی گئی ہے سخت احتجاج کیا۔ آپ نے فرمایا کہ حکومت کی طرف سے جو قدم اٹھایا جا رہا ہے اس سے ان پاراموجات کے غریب عوام پر مصیبت اور بربادی لائی جا رہی ہے جہاں نشہ بازی قانوناً ممنوع ہے۔ صدر جلسہ نے واضح کیا کہ امتناع مسکرات کی برخواستگی کے قانون سے حکومت اساطہ مدد اس کہ عوام کے جذبات کو ٹھکرا رہی ہے۔

زبردست غلطی | مسٹر را جگو پال چاری نے سلسلہ تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ ناوہت، کا ارتکاب کیا ہے اس لئے عوام الناس کا یہ فریضہ ہے کہ وہ حکومت کی طرف سے مائد کردہ غلط اقدام کا استقبال نہ کریں یعنی اس ام الجہالت کو نیست و نابود کئے بغیر دم لیں۔

مسٹر را جگو پال چاری نے اپنے سلسلہ مخاطبت کو جاری کیا۔ یہ موعے بتلایا کہ ۱۹۳۴ء میں امتناع مسکرات کے اصول کو پیش کئے جانے کے پیشہ مدتوں سے عوام کے ذہن میں اس کا خیال ہو رہا تھا۔ ۱۹۲۵ء میں ایوان مرکزی میں یہ تحریک طے پائی جس کو تمام غیر ہرکاری اراکین کی تائید حاصل رہی کہ کلیتاً تحریک ترک مسکرات کے مسلک کو اختیار کیا جائے۔

اسی طرح کی تحریکات ”صوبہ جاتی ایوان مقننہ“ میں منظور کی گئیں۔ ۱۹۲۸ء میں تمام سیاسی جماعتوں کی مجلس نے جس میں مولانا محمد علی جناح، مسٹر موقی لال نہرو اور دیگر سربراہان و ردہ سیاسی قائدین بھی شریک تھے منشیات (تمام نشیلی اشیا) کو کلیتاً ممنوع کرنے کی تحریک کو ایک بنیادی اصول قرار دیا جائے۔ غلطی کیا۔

کانگریس جیکہ سات یا آٹھ صوبہ جات پر حکمران تھی کانگریس گورنمنٹ نے مختلف صوبہ جات میں ترکیب ترک مسکرات کو آگے بڑھانے کے لئے پیش قدمی کی ہے۔

ستر لاکھ عوام پر اثر

سالانہ تقریر جاری رکھتے ہوئے۔ راجہ جی نے ارشاد فرمایا کہ بغیر کسی اطلاع کے اس قانون کو اس طرح منظور کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ اس قانون (برنوا شکی امتناع مسکرات) کا اثر چند ہی عوام پر نہیں بلکہ ستر لاکھ عوام اس سے متاثر ہو رہے ہیں۔ ان چار اضلاع کی آبادی تقریباً آٹھ لاکھ کی آبادی سے دو گنی ہے۔ گزشتہ تین سال سے ضلع سلیم میں اور اضلاع چتر اور کڑاپا میں پانچ سال سے اور نئے صوبہ شمالی ایٹاٹ میں چار سال سے ایک بھی تاڑی کی دوکان نہیں تھی۔ ان اضلاع میں ہر ایک ماں اور بچہ ایک مٹیم یہ محسوس کر رہے تھے کہ وہ نشہ کی برادیوں سے محفوظ ہیں۔ لیکن یکم جنوری سے ہر جگہ تاڑی فروخت ہو گئی اور گزشتہ برسوں کی معصومیت پر پانی پھر جائیگا۔

غذائیت

راجہ جی نے سالانہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ قانون امتناع مسکرات کی برنوا شکی کیلئے حارمت نے یہ بھی ایک سبب بتلایا تھا کہ آج کل غذا کی کمی ہونے کی وجہ سے تازہ ترین تاڑی بطور غذا غائب استعمال کر سکتے ہیں لیکن ماہر غذا ئیت لفٹنٹ کرنل می کیا ریس نے یہ رائے دی تھی کہ سڑی ہوئی اور نہیں سڑی ہوئی تاڑی بھی تازہ ترین رہ سکتی ہے۔ جس میں سے سڑی ہوئی تاڑی میں غذا ئیت بالکل مفقود رہتی ہے۔ چند لوگوں کا یہ کہنا تھا کہ تاڑی میں غذا ئیت بھی ہوتی ہے۔ لیکن ماہر صاحب غذا ئیت نے یہ صاف بتلایا کہ کسی قسم کی غذا ئیت کے لئے تاڑی کا استعمال غیر ضروری ہے۔

تبلیغ ترک مسکرات

سٹری راجگوبالہ چاری کی گوکھلے بال میں موثر اپیل کے بعد دو برسوں کے مسرتین اس نتیجے میں پہنچے کہ تحریک ترک مسکرات کے متعلق کونسا طریقہ اختیار کیا جائے۔ یہ فیصلہ سب سے پہلے لاہور میں مجلس تمکیزل دیھائے جو عوام اور حکومت کے نمائندوں کے درمیان ہوا۔

میں مجلس کے طریقہ کار کے متعلق رہبری اور رہنمائی کرے گی اور علی حصہ لے گی کہ کس طرح تحریک ترک مسکرات کو کامیاب بنایا جائے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ موثر اور کوئی تبدیلی کے ساتھ ساتھ عوام سے گرم جوشانہ ادا حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ یہ یقین کیا جاتا ہے کہ اگر قانونی اور پر امن ذرائع سے کام لیا جائے تو ترک مسکرات کے اصول کو تک کر کے نہ انسان کی گئی ہے وہ حکومت پر واضح کیجا سکیگی۔ اس کا کسی سیاسی اصول سے تعلق نہ ہوگا۔ بلکہ سماجی اصلاح پیش نظر ہوگی۔ ایک ابتدائی مجلس مہاجن ہال میں بروز پچھنبہ ۲۵ نومبر ۱۳۵۳ء شام اس نیک غرض کی انجام دہی کے لئے ترتیب دی گئی۔ عوام نے اس تحریک سے دلچسپی رکھتے تھے اور جو حصہ لینا چاہتے تھے اس مجلس میں شریک ہوئے۔ اس موقع پر ایک مجلس متذکرہ صدر کی تشکیل کا سوال بھی اس سبب میں پیش ہوا۔

روند اور جلسہ انجمن ترک مسکرات طلباء قصبہ میٹر ملی نکرہ ضلع محبوب نگر

مولوی خواجہ معین الدین صاحب فاضل متعلم نشی فاضل معتد انجمن ہذا کی کوشش سے قصبہ میٹر ملی کے طلباء اور عوام میں تحریک ترک مسکرات کے ساتھ عام دلچسپی کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

چنانچہ ایک جلسہ ترک مسکرات ترتیب دیا گیا اور مدرسہ کے کئی طلباء کا جلوس اور دو تلنگی گیت گاتے ہوئے مدرسہ کے آبادی میں ایک نمائندہ گشت لگایا اور زان بعد جلسہ نہایت کامیابی سے منعقد ہوا اور کثیر افراد مقامی شریک ہو کر اپنی دلچسپی کا اظہار فرمائے۔

لالہ کوڑہ میں مظاہرہ

بتاریخ ۲۱ فروردی ۱۳۵۲ء انٹرنیشنل کارڈ آف گڈ ٹمپایس کے زیر اہتمام لالہ کوڑہ ریلوے دواخانہ کے وسیع میدان میں ایک جلسہ عام منعقد کیا گیا۔ مزدوروں کی کثیر تعداد شریک جلسہ تھی۔ انجمن مذکور کے ایک اعزازی کارکن نے شرمیتی کستوری بانی گاندھی کے انتقال پر ملال پر رنج و غم کا اظہار کیا اور دوران تقریر میں یہ واضح کیا کہ تحریک ترک مسکرات سے شرمیتی آنجہانی کو گہرا تعلق تھا۔ اور ان کا انتقال تحریک ترک مسکرات کے لئے ایک ناقابل تلافی نقصان ہے۔ زان بعد حاضرین جلسہ نے ابتداء ہو کر خاموش دعا کی کہ موجودہ کی آتما کو شانتی نصیب ہو۔

این۔ یس۔ ریلوے لیبر آفس کی جانب سے دلچسپ اور معلوماتی فلموں کا مظاہرہ کیا گیا۔ زان بعد مسٹر مانک راؤ معتقد صدر انجمن ہڈانے میجک لیٹرن کا مظاہرہ کیا۔ عام فہم تلنگی زبان پر تقریر کرتے ہوئے مسکرات سے مزدوروں کے تعلق کو دلچسپ انداز میں بیان کیا اور انھیں ذہن نشین کروا کر مذکور تھکتا ضرور ہے مگر تھکاوٹ کو دور کرنے کا ذریعہ سیدھی و شراب نہیں ہیں مسکرات نہ غم غلط کر سکتے ہیں اور نہ طاقت پیدا کر سکتے ہیں البتہ ایک جھوٹا احساس ہم میں پیدا کرتے ہیں۔ جو ذیہ گمنواں کے بے کافور کی طرح غائب ہو جاتا ہے۔ مزدوروں کو اس امر کا خیال رہنا چاہیے کہ ہسم میں اتنی طاقت اور توانائی پیدا کریں کہ وہ زیادہ دیر تک کام کر سکیں اور زیادہ سخت کام کر سکیں نیز زیادہ دیر میں تھکیں۔ اسکے لئے اچھے عادات۔ اچھے اطوار اور اچھے کردار کی ضرورت ہے جو نشہ باز سے کوسوں دور رہتے ہیں۔ یہ امر محتاج بیان نہیں کہ ان کے حامل کرنے کے لئے اچھا ماحول درکار ہے اس لئے صدر انجمن ترک مسکرات نوآبادی قائم کی ہے جو دبیر پورہ میں واقع ہے۔ ٹمپرس مال کی تعمیر بھی اسی غرض سے کیا رہی ہے۔ صدر انجمن کو ہر طرح توقع ہے کہ حیدر آباد کے محیر حضرات ایسے کاموں کی تعمیر میں صدر انجمن کی مالی امداد فرمائیں گے۔

ٹیمپرس روورس ایسے مصروفیات

بتاریخ ۹ مارچ ۱۹۵۲ء صبح ۶ بجے (۶) ساعت شام روورس انجمن ہذا کا ایک انتظامی جلسہ زیر صدارت مسٹر ٹانکس۔ ڈاؤن مینڈ انجمن ہذا منعقد ہوا۔ (۱۴) روورس مشرکین۔ جلسہ سب سے۔ مسٹر سدھا پور کر روور لیڈر نے روورس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ عالیجناب آنریبل نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر نشین انجمن ہذا و ایجنٹ برائے ہماری خوش قسمتی ہے کہ بلکہ تشریف لائے ہوئے ہیں۔ اس لئے آنریبل نواب صاحب ہذا واپس ہونے کے قبل روورس کی جانب سے ایک جلسہ منعقد کر کے روورس کی مصروفیات اور کارگزاری کو آنریبل نواب صاحب کے سامنے ظاہر کریں۔ اور آنریبل نواب صاحب بہادر سے آئندہ طریقہ کار کے متعلق رہنمائی اور معلومات حاصل کریں۔ اور ان ارشادات عالی کے مطابق حتی الامکان عمل کر کے ملک اور قوم کی بہتر خدمت کے لئے آگے قدم بڑھا سکیں۔ لیڈر صاحب نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے یہ بھی کہا کہ شراب اور میندی خانوں کے متعلق جو ماہواری رپورٹ پیش کی جاتی ہے بپا بندی وقت پیش کیا کریں۔ اختتام جلسہ پر مسٹر ٹانکس راؤ نے ترک مسکرات کے متعلق چند دلچسپ واقعات کا اظہار کیا جس سے حاضرین جلسہ کے معلومات میں اضافہ ہوا۔ زان بعد مسٹر سدھا پور کو نے صدر جلسہ کا شکریہ ادا کیا اور حاضرین سے امید کی کہ وہ تحریک ترک مسکرات اور تحریک اسکول سے خاص دلچسپی لیں گے۔ جلسہ شب کے ۹ بجے برخاست ہوا۔

بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۵۲ء صبح ۶ بجے آنریبل نواب مرزا یار جنگ بہادر صدر نشین صبح ۶ بجے و ایجنٹ برادر دولت آصفیہ دفتر انجمن پر تشریف لائے۔ اس موقع پر ٹیمپرس روورس نے بد مسکردگی مشرکین۔ مین سدھا پور کر (روور لیڈر) گارڈ آف آنر پیش کرنے کا شرف حاصل کیا۔

عالیجناب نواب صاحب معز کی مدارت میں ایک خاصہ ترتیب دیا گیا۔ جس میں نواب نہیں جنگ بہادر۔ علامہ صدر انجمن ترک مسکرات اور پھر رورس نے شرکت کی۔ جناب صدر نے فرداً فرداً جملہ حاضرین کو شرفِ تکلم بخشا۔ اور تحریک کی افادیت کے بارے میں تبادلہ خیال کیا۔ اس کے بعد مسٹر سدھاپور کر رور لیڈر نے رورس کی کارگزاری کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا۔ جناب صدر نے اس کارگزاری پر اظہارِ خوشنودی فرمایا۔ اور توقع ظاہر کی کہ رورس کا تعاون عمل سے تحریک کی اشاعت روز بروز بڑھتی جائے گی۔

اس کے بعد مسٹر تاک راور نے صدر انجمن کی کارگزاری بیان کیا جس پر جناب صدر نے اظہارِ طہانیت فرمایا۔ آخر میں نواب صاحب مدوح نے طریقہ عمل کی وضاحت فرمائی۔ اور اس امر پر زور دیا کہ ہر فرقہ کے چودھریوں سے ربط پیدا کیا جائے۔ اور ان کے توسط سے ان کے فرقہ والوں میں نشہ بازی کے برائیوں کو واضح کیا جائے۔ اور توقع ظاہر کی کہ یہ طریقہ زیادہ موثر اور دیر پا ہوگا۔

اس کے بعد مقتد صاحب نے نواب صاحب مدوح کو یقین دلایا کہ تا جملہ ممکن تحریک ترک مسکرات کی اشاعت کی جائے گی۔ جناب رور لیڈر صاحب نے شکریہ ادا کیا کہ عالیجناب نے تعریف لانے کی زحمت گوارا فرمائی اور رورس کی رہنمائی کر کے حوصلہ افزائی فرمائی زان بعد جلدہ درخواست ہو۔

تجارت کو فروغ دینے کیلئے

رسالہ ہذا میں اشتہار دیجئے

تفصیلات کیلئے

مقتد صاحب صدر انجمن ترک مسکرات جیک آباد کن
سے مراسلت کیجئے۔

از دفتر صدر انجمن ترک مسکرات جیک آباد

بہارِ ہندی

بہارِ ہندی



بہارِ ہندی

رسالہ
۵۵۶

رسالہ ترک مسکرات

جلد ۱

ماہنامہ ہفت روزہ

نمبر ۳۰۴



عالمگیرانہ مزاجیہ و جنگیہ و جنتیہ

نامہ نشین

عالمگیرانہ مزاجیہ و جنگیہ و جنتیہ - آراء و اندازیں گاریم بنی ای او کویت

اسکاگن

جناب راجہ بہادر و نیکٹے اما ریڈی اربن ای جناب سی سی پال صاحب ادبی ای
ریورنڈ ایف سی سیاکٹ جناب ٹیس راجہ بہادر و نیکٹے
جناب نواب لیس جنگ بہادر جناب نواب سی نواز جنگ بہادر
جناب مولوی سید محمد حسین صاحب معضی

فہرست مضامین

صفحہ	مضمون نگار	صفحہ نمبر	مضمون
۳	ادار	۱	سنہری باتیں
۴	از نامک را و ضام مقدم	۲	پیشبردون پرترابا اثر
۶	از محترم کرام، ام، حکیم صاحب منور و نوری	۳	آپ بیتی
۸	مقدمہ نجن کریم آباد	۴	انتہا سرحدت کا گزراؤ نجن ترک
۱۳	از محمد عظیم صاحب و متعلم نشی و نایب	۵	مسکلات کریم آباد
۱۴	نجن ترک مسکلات عبدالمطہری	۶	بچوں کی دنیا (نبا کو نوشی اور اسکے برے اثرات)
۱۵	مقدمہ ادار	۷	روہا و طلبہ مضع نشی کلود
	ادار	۸	عالم ترک مسکلات

ماہِ مہینہ و اسفندار ۱۳۵۳

۹۰۵۰

رسالہ ترک مکرات

۱۳۵۹

ترک مسکرات

جلد ۸

ماہِ مہینہ و اسفندار ۱۳۵۳

سنہری باتیں

یہ امر ناقابلِ فراموش ہے کہ الکحل اور کوٹین یہ دونوں اُن تمام گناہوں
سخت نہاک زہروں میں سے ہیں۔ جن سے انسان و انفس بچے

میں ان اقوامِ نامہر کے حامل سائنس دان
سر سی۔ ای۔ رامس انجیئر

میں باکلیہ پاک لب ہوں۔ اور ہمیشہ راہوں۔ و روشنی مقابلوں میں
جستہ لینے والے نوجوانوں کے شراب — خواہ وہ کسی شکل میں ہو
پینے کا میں سخت مخالف ہوں۔
مشہور و نام کھلاڑی
جیک ڈیوی

بھپیروں پر شرا اور تمباکو کے مضر اثرات

(۱)

جید آباد سا چارو کے نام سے قولنگی ماہنامہ نظامت معلومات عامہ کے زیر اہتمام شائع ہوا ہے اس کی ایک حالیہ اشاعت یعنی آڈر ۱۳۵۵ء میں ایک مضمون شائع ہوا ہے جس میں طلباء کے کلیہ ورزش جسمانی سرکار مالی کے تجربے اور تحقیقات جو نشیات سے متعلق ہیں شائع ہوئے تھے جس کا اردو ترجمہ فارین گرام کے معلومات کی خاطر دیکھ دیا جاتا ہے

(ہائیک، آؤم معقد)

حالی ہی میں کلیتہً ورزش جسمانی (فزیکل ٹریننگ کالج) کے طلباء نے نشیات اور دیگر امور کے بارے میں تحقیقات کی ہے۔ انہوں نے تحقیق اور تجربہ کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا کہ شراب اور تمباکو کے استعمال سے بھپیروں پر نہایت مضر اثرات مترتب ہوتے ہیں۔ چنانچہ تمباکو استعمال نہیں کرنے والے نسبت اول کے جو استعمال کرتے ہیں زیادہ حاضر دماغ سمجھدار اور عالم ہوتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ساتھ زیادہ طاقت ور بھی ہوتے ہیں۔ اسی طرح ان خواتین کے پھیپھڑے جو پردہ نہیں کرتیں نسبت اول کے جو پردہ کرتی ہیں زیادہ طاقت ور ہوتی ہیں۔ ۱۹۴۳ء - ۱۹۴۴ء میں متذکرہ بالا طلباء کی تحقیقات سے جو نتائج برآمد ہوئے ہیں ان کا ذکر اجمالاً ذیل میں کیا جاتا ہے۔

پھیپھڑے اور شراب (۵۰) پاک لب کسی قسم کا نشہ نہیں کرنے والے (۵۰) معمولی نشہ کرنے والے (۵۰) معتدل نشہ باز (۵۰) بہت زیادہ پینے والے (پکے نشہ باز) اس طرح (۲۰۰) اشخاص کا تفصیلی معائنہ کیا گیا جس سے ثابت ہوا کہ بہت زیادہ پینے والوں کے پھیپھڑے نہایت کمزور اور انحراف تھے۔ برخلاف اس کے ان اشخاص کے پھیپھڑے جو کسی قسم کا نشہ نہیں کرتے زیادہ طاقتور پھیپھڑے تمباکو (۵۰) ایسے افراد جو تمباکو استعمال نہیں کرتے (یعنی ٹیری چٹ، سگریٹ نہیں پیتے) (۵۰) ایسے افراد جو معتدل سگریٹ نوش ہیں اور (۲۹) ایسے افراد جو کثرت سے سگریٹ نوش کرتے ہیں معائنہ کیا گیا۔ تو ایسا کوئی قابل محاذ فرق نہیں پایا گیا۔ البتہ جہاں تک طالب علموں کا تعلق ہے اس امر کا انکشاف ہوا ہے کہ اگر سگریٹ نوش طلباء کی تعلیمی حالت معمولی ہوتی ہے

تو اس عادت سے متراطلدہ بہ نسبت ان کے جو سگریٹ نوشی میں زیادہ ذہنی فہم اور طاقت دہوتے ہیں۔ اس سلسلہ میں اور دلچسپ تجزیے بے کئے گئے ہیں جنہیں قارئین کی دلچسپی اور معلومات کی خاطر درج ذیل کیا جاتا ہے۔ خواتین کے تجربے بہ نسبت مردوں کے بہتر ہوتے ہیں۔

۵۰) عورتوں اور ۵۰) مردوں کے تلووں سے بارے میں ایک طالب علم سید نے ہمارے تحقیقات کی اور ۲۸ مختلف امور کو اخذ کیا۔ منجملہ دیگر نتائج کے جو انہوں نے اخذ کیا۔ ہے ایک یہ ہے کہ خیریت کے چہرے پھرنے والے مردوں کے مقابلہ میں رنجیت چہرے کے پھرنے والے عورتوں کے تلوے ہوتے ہیں۔

جلنے بھرتے اور کھڑے۔ جسے (۵۰) پوسٹر کا ٹیسٹ (جوان) اور (۵۰) پوسٹ میں (دہکارہ) سے
ترتیب بنوانے اثرات
کے تلوے بہ نسبت پوسٹ میں کے تلووں کے بہتر مہے ہیں۔

بقیہ ص ۷ : ڈھا دیتا ہے اب میں اس دلِ دراشِ قیصہ کو ختم کرتے
ہوئے اپنے بھائیوں اور بہنوں سے استمداد کرتی ہوں کہ وہ نہ خود اس بلا میں مبتلا ہوں
اور نہ دوسروں کو اس لعنت میں گرفتار ہونے دیں ایسے
اس دلع کے ساتھ رخصت ہوتی ہوں کہ خداوند رب العزت سب کو نیک و موفق دے
اور اس تباہی سے بچائے نقطہ

تبصرہ ۱۲ = جاترا کو رمودتی (علاقہ سستان امر چنتہ ضلع محبوب نگر) کے سلسلہ میں جناب
جوکار بڈی صاحب نے من ابد لے ۲۸ مارچ اور لغایت یکم دے ۱۹۵۳ء تک فزک میکرات کی اشاعت
کر کے زائرین میں اشتہارات تقسیم کیا۔ متعاقب غمیدہ دار صاحبان نے عملی طور امداد اور تعاون
سے ممنون فرمایا۔

جائزہ کنہی (ضلع میدک) ۱۲۵۳ھ
جائزہ کنہی کے سلسلہ میں جناب جوکار یڈی صاحب منجانباً ۱۲۵۳ھ دی غایتہ ۱۲۵۳ھ
کھلوں کے بازار میں ترک مکملات کی نمائش اسٹال قائم کر کے ہر اقسام کے تصاویر سے اسٹال کو آراستہ

پہلے تھم کر کہو۔ مخالف سرشت نہ ملتا تھا۔ اب۔ زبان بہ ترک سکوت پر ناب جو کا رطبیہ نہ تھا۔ ان کے نہ جاننا کہ کون
بیرا بہی ظہیر کیا۔ ناخوشی ترک سکوت کا کافی اثر نہ رہا۔ بہت سے زائرین سکوت ترک کر کے کوبھا جوار گئے۔

آپ بیتی

از محترمہ پیمبر السلام بنامہ سنہ زنجبخت (انصاری) : حیدر آبادی

— (۱۰) —

زیر نظر واقعہ مزید ملاحظہ کی آپ بیتی ہے جسکو جنابہ محترمہ نے نہایت پروردگار
انداز میں بیان فرمایا ہے جو دوسروں تک پہنچنے میں ہدایت شدہ سلسلہ یا تارہ تارین
سرگزشت جو ہم انداز دیہات مشرق کی مرقومہ ہے۔ مجھے و غلات سے بنایا
ہوئی جسکو ہر ایک کی پسند اور کھانا یوں کے غور و فکر کیلئے پیش کر رہی ہوں۔

خودت با صفت : انصاری ہیں۔ (بنگم رخت : انصاری)

نخان میں آہ میں فریادیں شیریں ہیں وں میں

شاؤں در دول طاقت اگر مٹنے والوں میں

میرے والد علاؤ سکھر خالی کے ایک اعلیٰ گزنیٹہ عہدہ دار تھے۔ ان کی اولاد میں اب میں
اور میرے چھوٹے بھائی ذکی دنیا کی مصیبتیں جھیلنے کے لئے باقی رہ گئے ہیں۔ میں اپنا اور اپنے خاندان
کا نام بتلانا نہیں چاہتی اور نہ میں اپنے سسرال اور شوہر کے خاندان کے نام ظاہر کر کے اپنی عزیز بہنوں
اور بھائیوں کا قیمتی وقت ضائع کرنا چاہتی ہوں۔ صرف اس قدر بتلانا ضروری سمجھتی ہوں کہ مجھے گھر میں
بچہ ”کچھ“ کہلایا جاتا تھا۔ اور جس طرح میرے والدین شہر میں ذی مرتبت اور ذی وقعت تھے اسی
طرح میرے حشر بھی حیدر آباد کے ممتاز سوداگر تھے اور انہوں نے تقریباً ایک لاکھ روپیہ سے زائد
جائداد حیدر آباد کے قدیم محلہ میں چھوڑی ہے۔

اب میں اپنی زندگی کے المناک منظر کو آپ کے سامنے پیش کر رہی ہوں میری والدہ بھری دستا
جو حقیقت میں میری مددگار تھیں زندگی کا آئینہ ہے۔ آپ کے سامنے اس لئے نہیں پیش کر رہی ہوں کہ
اپنے مصیبت زدہ انگلیں اور پرانے دل کو دلاسا دوں بلکہ اپنی المناک زندگی کے نشتر اور اوراق
کو اس لئے پیش کر رہی ہوں کہ شخص میرے شہرانی شوہر کے نشتر کی وجہ جو چھ پر اور میرے چھوٹے
بھائی کے بچوں پر تباہی اور بربادی کی بجلیاں گرا چکی ہیں اور گرا رہی ہیں اس کو بے نقاب دیکھ کر ملک کے
بھائی اور نہیں اپنی سماجی اور تمدنی۔ اخلاقی اور تعلیمی۔ مالی اور صحافتی زندگی کو درست بنانے کے

اقتباس سلسلہ پور انجمن ترک مسکرات کیریم آباد

— (۳) —

انجمن ہندوستان ۳۰ شہر دیر ۱۴۲۹ھ جناب پنڈت پریال سوریہ پرکاش راؤ صاحب
بجیل ہائیکورٹ کے دست مبارک سے قائم ہو کر تباہی و ۹ شہر دیر ۱۴۲۹ھ
جن کی روئے شائع ہوئی جناب پنڈت مالہ انت راؤ صاحب اور جناب
پنڈت بال کش جگوانداس صاحب مالک گرنی زہاں کہ پہلا سالانہ جلسہ
سنگھ لیا گیا تھا (تمام انجمن کے لئے جگہ عطا فرما کر کارکنان انجمن ترک مسکرات
کی ہر طرح حوصلہ افزائی فرماتے ہوئے مشکور فرمایا ہے

مجلس عامہ

۳۰ مارچ ۱۴۲۹ھ تک

جناب راج سنگھ صاحب (۲) کسما نر سیا صاحب (۳) پرمیلا سو میا صاحب (۴)
جناب انکم گوریہ صاحب

بروز یکشنبہ ۳۰ مارچ ۱۴۲۹ھ

پرمیلا ویرا کنکیا صاحب، کسما رامنا صاحب، ماداس وینکٹ نر سیا صاحب
پاٹی رنگیا صاحب

موجودہ مجلس عامہ

پرمیلا ویرا کنکیا صاحب، ایچاگا رو صاحب، پرملا سوریہ صاحب، کسما کنکیا صاحب

تبلیغی دورے

جناب چندم کنکیا شاستری صاحب نے رضا کاروں کے ساتھ اطراف واکنا ف کے

حسب ذیل موضوعات اور جاتراؤں میں تبلیغ کیا۔

نوعیت اشاعت	نوعیت اشاعت			مقام	نوعیت اشاعت	نوعیت اشاعت			مقام	نوعیت اشاعت
	جلد	صفحہ	تعداد			جلد	صفحہ	تعداد		
۲	۲	۵	۲۲	۲	۲	۳	۱	۲	۲	۲
۲	۲	۳	۲۳	۳	۳	۳	۲	۲	۲	۲
۰	۰	۱	۲۴	۴	۴	۲	۱	۲	۲	۲
۳	۱	۲	۲۵	۱	۲	۲	۲	۲	۲	۲
۰	۴	۱	۲۶	۱	۲	۳	۲	۲	۲	۲
۴	۴	۱۰	۲۷	۲	۰	۳	۰	۲	۲	۲
۰	۰	۱	۲۸	۳	۱	۲	۱	۲	۲	۲
۱	۱	۱	۲۹	۱	۰	۲	۰	۲	۲	۲
۱	۰	۱	۳۰	۰	۰	۱	۰	۱	۲	۲
۱	۰	۱	۳۱	۰	۰	۱	۰	۱	۲	۲
۱	۰	۱	۳۲	۱	۰	۱	۰	۱	۲	۲
۱	۱	۲	۳۳	۱	۰	۲	۰	۲	۲	۲
۱	۱	۲	۳۴	۱	۰	۲	۰	۲	۲	۲
۲	۲	۲	۳۵	۰	۰	۲	۰	۲	۲	۲
۰	۰	۱	۳۶	۰	۰	۱	۰	۱	۲	۲
۶	۳	۸	۳۷	۰	۰	۱	۰	۱	۲	۲
۰	۴	۱	۳۸	۱	۱	۲	۱	۲	۲	۲
۴	۴	۱۲	۳۹	۰	۰	۱	۰	۱	۲	۲
۱	۱	۲	۴۰	۱	۰	۲	۰	۲	۲	۲
۳	۲	۲	۴۱	۰	۰	۱	۰	۱	۲	۲
۶	۱	۶	۴۲	۰	۰	۱	۰	۱	۲	۲

ف
۱۳۵۳
ماہینہ واسفند

۱۰

وسالہ ترک مسکرات

نمبر	مقام	وعیت اشاعت			مقام	وعیت اشاعت		
		جلوس	میچک نطن	جلوس		جلوس	میچک نطن	جلوس
۳۳	پیدال کلان	۲	۰	۰	۳۳	کڑی کتہ	۰	۱
۳۴	تاٹی کالیہ	۳	۰	۰	۳۴	دنگا پاڑ	۰	۲
۳۵	ادھیو گتہ	۱	۰	۰	۳۵	گجراپی	۰	۱
۳۶	گھوڑا تھلی	۳	۰	۰	۳۶	چولہ	۰	۳
۳۷	ترنابی	۲	۰	۰	۳۷	پنکھٹہ	۰	۲
۳۸	دو پکٹہ	۱	۰	۰	۳۸	آئی لونی	۰	۱
۳۹	ٹھوڑہ	۲	۰	۰	۳۹	ایرا گتو	۰	۲
۴۰	تراپی	۱	۰	۰	۴۰	سکالا	۰	۱
۴۱	ٹھوڑی	۲	۰	۰	۴۱	کرتہ کتہ	۰	۲
۴۲	کتہ پرتی	۱	۰	۰	۴۲	کتہ کتہ	۰	۱

غلادہ ان مواضع کے موضع کریم آباد میں ہر کیشنبہ اور اس دوئم و دیگر مذہبی

تہواروں میں تبلیغ کی جاتی تھی -
حسب ذیل انجمنیں قائم کی گئیں

نمبر	نام موضع تعلقہ وضع	تاریخ
۱	دہرم ساگر تعلقہ ورنگل	۲۶ مارچ ۱۳۵۳ء
۲	حرم حاجی بیہ	۲۶ مارچ ۱۳۵۳ء
۳	ننت گتو	۲۶ مارچ ۱۳۵۳ء
۴	شکلا پور	۲۶ مارچ ۱۳۵۳ء
۵	ورنگل	۲۶ مارچ ۱۳۵۳ء
۶	رونگلہ شام پور	۲۶ مارچ ۱۳۵۳ء

	طری کتہ	۷
۴	غزس کریم آباد (جاگیر)	۸
"	شائم پیٹھ تعلقہ پیکال ضلع کریم نگر	۹
"	دھرما ورم	۱۰

علاوہ ان متذکرہ نمبروں کے کریم آباد (تعلقہ ضلع ورنگل) میں بتایا کہ ۱۲ اسکولوں اور پانچ سو نو پانچ بچوں کے دھرم شالہ میں مدرسہ شبینہ قائم کیا گیا جس کے مدرس چندم لنگیا شاستری مقرر کئے گئے۔ اور (۱۸) طلباء فی الوقت زیر تعلیم ہیں۔

جلستے مام

۱۷۔ آستانِ شہداء رضا کار صاحبان اشعار پڑھتے ہوئے جلوس کے طور پر جارج تھے
سینڈھی فروش سینڈھی لا کر سامنے پھینک دیا۔ بدیں وجہ پولیس موقع پر آکر تحقیقات کی۔
سینڈھی فروش نے ایک معافی نامہ لکھ دیا۔ اس وقت دفتر میں ایک جلسہ منایا گیا۔
۲۶۔ آستانِ شہداء ف۔ بروز (دسپرو) کریم آباد میں شہری قلم دیکھیا کے
مکان کے روبرو منشیات سے متبرچیزیوں کی نمائش کی گئی۔
۱۶۔ دے لاف۔ پنڈیاں کلاں میں جناب پرچازنگ راؤ صاحب کی مدد
میں جلسہ منعقد کیا گیا۔

۲۲۔ فروردی ۱۲۹۱ھ الف۔ بروز دوشنبہ بعد از صلاحت عالیجناب راجہ بہادر۔
 وینکٹ راماریڈی صاحب ادبی، ای رکنی صدر انجمن ترک مسکرات شری ٹیلا وینکیا صاحب
 کی گرنی میں یوم ترک مسکرات گرم جوشی سے منایا گیا۔ اس جلسہ میں عالیجناب ناظم صاحب
 وغیرہ معزز اصحاب کی تقریریں جو میں جلسہ کامیاب رہا۔

۲۳۔ مہینہ ۱۲۹۲ھ الف۔ آندھرا صاحب بھاکے بعد نشین جناب مادی راجہ رام گویشور
 راؤ صاحب ایڈ وکیٹ کے زیر صدارت جانکی راتو صاحب مرحوم کی گرنی میں یوم ترک مسکرات
 کا جلسہ کامیاب طور پر منایا گیا۔

شکرِ کجہ

سالِ حال کے نظامِ عمل کو کامیاب طور پر ردِ عمل لانے میں نیز جلسہ جلوس وغیرہ کے انعقاد کے سلسلہ میں جن اصحاب نے دامنِ درمے سخنے جواد ہیم کارخانہ (مجن کو فرمایا ہے اس کے ہم دل سے مشکور ہیں۔ اس خصوص میں ہم جناب چندم کنکلیا صاحب شاستری اور دیگر معززین کا بہ طور خاص شکر ادا کرتے ہیں۔

بقیہ ص ۱۳ :- ہمارے عام فہم زبان میں تقریر کی۔ واپسی میں ناشر صاحب موصوف نے ٹھکانہ میں مقام کیا اور ایک جلسہ میں جہاں ہری کتھا ہو رہی تھی۔ ترک مسکرات پر تقریر کی۔ اور یہ سخن بھلا دی کی ہو کر کھانی سنایا۔ حاضرین کی تعداد تقریباً (۴۰۰۰) تھی۔

صاحب موصوف نے درج ذیل مارکٹ کے قریب ترک مسکرات کی کافی تبلیغ کی۔ حاضرین کی کافی تعداد تھی جس میں مقامی ساہوکار صاحبان و جناب ہنتم صاحب مارکٹنگ و جناب ہنتم صاحب پولیس قابل ذکر ہیں۔

ہنگامہ ط ۵ :- بسندہ مجلس قائمہ اندھرا کانفرنس روبرو بنگلہ جناب اودی راج راجیشور اودھا دیکھتے وقت جن ترک مسکرات موصوفہ ونگل ترک مسکرات کے متعلق ایک جلسہ منعقد کیا گیا جس میں صاحب موصوف نے مسکرات کے تفصیلات کو تفصیلی طور پر بیان کیا اور موثر اشعار سنایا۔ حاضرین کی تعداد (۵۰۰) تھی۔ (۲۵) صاحب کرات کو ترک کو نیک اقرار کرتے ہوئے دستخط شد کئے۔ سنجیدان اصحاب کے جنھوں نے اقرار ترک مسکرات کیا ہے یکم ہونہار لڑکا ہرجن ملیا بھی تھا اس کی اخلاقی جرئت کے صلہ میں ایک کپڑا بہ طور انعام عطا کیا گیا۔

بسندہ مجلس قائمہ اندھرا کانفرنس ہتمام ونگل ایک اور جلسہ تیار کیا، اس اور ۲۵۳ ایف روبرو بنگلہ جناب رودی راج رنگراؤ صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ مدد نشین صاحب کی اجازت سے جلسہ میں تحریک ترک مسکرات پر تفصیلی طور پر روشنی ڈالی گئی۔

جائزہ کو را مورتی ضلع محبوب نگر

پچھلی دنیا تمہا کو نوشی اور سکے کے اثرات

از محمد عبدالحیّد صاحب دنا سب سے بہتر نیک مسکرات طلباء، ٹیچر لی کٹرہ ضلع محبوب نگر

اکثر دیکھا جاتا ہے کہ مدارس کے بہت سے طلباء تمہا کو استعمال کرتے ہیں اور ان کی کوئی کسب وکار نہیں کی جاتی۔ اس وجہ سے ان کے جسم کمزور اور چہرے نہایت زرد ہو جاتے ہیں۔ اور فی الجملہ صحت اونکی اچھی نہیں رہتی اگرچہ ہم ان کو سختی سے ملامت کرتے رہتے ہیں۔ مگر زیادہ قابل ملامت ان کے بزرگ والدین ہیں جو اپنے اولاد کے حال کی ایسی نگرانی نہیں کرتے جیسی والدین کو اولاد کی کرنی چاہیے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بچے عام گزرگاہوں پر ہاتھوں میں سگار لٹے ہوئے دھوئیں اڑاتے پھرتے ہیں۔ اور انہیں کوئی روکتا ٹوکتا نہیں۔ اس قسم قاتل کے اثر سے انہیں قسم قسم کے مرض خصوصاً امراض قلب لاحق ہو جاتے ہیں۔ جن سے ان کے جسم پر مصیبت آ جاتی ہے۔ جب ان کے زمانہ طفلی میں یہ حالت ہے تو خدا جانے بڑے ہو کر کیا غضب اڑھائینگے۔ شاید یہ میری حقیر تحریر لوگوں پر ناگوار گزرے اور اس کے ساتھ ساتھ کچھ اتر کرے۔ اور وہ اپنی عزیز اولاد کی خبر لیں جو کل جوان ہونگے اونکی صحت کی محافظت بسچن ہی اتر ضروری ہے تاکہ ان کی زندگی اچھی اور مبارک ہو۔ خدائے عزیز دل ہیں اور انہیں کو فیضی خیر عطا فرمائے۔

بقیہ صفحہ ۱۶، ضلع محبوب نگر سامن ابتدائے ۲۴ سرنایت ۲۸ مہر شاہہ تبلیغی ترک مسکرات کی غرض سے دورہ کئے۔ اور ادب ترک مسکرات کو کثیر تعداد میں تقسیم کئے

ضلع ورنگل - شائم پیچہ

جناب مہتمم صاحب انجمن ترک مسکرات شائم پیچہ کی دعوت پر سلسلہ سالانہ جلسہ جناب جوکار پیٹی صاحب کو منجانب مدد انجمن روانہ کیا گیا۔ بتاریخ ۱۳ مہر شاہہ اف جڑی پال گیا۔ اور جلسہ منعقد کیا گیا۔ صاحب موصوف نے اس جلسہ میں غشیست کے برائیوں کو بظاہر بتائی مرحلہ ۱۶

وہ داد جلتے ترک مسکرات بہ مقام سنتی کلور (موضع تنظیم دہی)

تاریخ ۱۳۴۰ سنہ ۱۳۴۰ قصبہ سنتی کلور میں ترک مسکرات کا جلسہ بصارت جہاں منت راونہ
سہ ماہہ رسد مدرسہ تھانہ ویر مجلس سخن ترک مسکرات منگوا دینا یا گیا۔ جناب ٹٹل راؤ صاحب انچارج
رسالہ ترک مسکرات کو مانی جو شرواشاعت تحریک ترک مسکرات کے لئے تشریف لائے تھے۔
افتتاحی تقریر کرتے ہوئے قیام مد آجمن کے مقاصد اور اشیا منتی کے گونا گوں نقصانات کو
دفعہ طور پر بتلایا۔ اور اس مجلس عادات سے باز رہنے کی اپیل کی من بعد مد جلسہ اسی
موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ ہمارے سرکار ابد قرار نے کثیر رستم خرچ کر کے ذریعہ مد آجمن
رعایا کو اس نا پاک عادات سے دور رکھنے کی ہر طرح کوشش کر رہے ہیں۔ اسی غرض سے
ناشر صاحب یہاں تشریف لائے ہیں جو میا جب لیٹرن کے ذریعہ اس کے نقصانات کو
ایکے سامنے پیش کریں گے۔ چونکہ تنظیم دہی کا موضع ہے۔ اس لئے یہاں ایک سخن ترک مسکرات
کے قیام کی ضرورت ہے۔ رعایا منتی حضور پر نور پر اپنی تقریر ختم کی۔ من بعد ایک سخن ترک مسکرات
کا قیام جو حسب ذیل افراد پر مشتمل تھا عمل میں آیا۔

- ۱۔ میر مجلس بہا شا صاحب ہو۔ (۲) معتمد محمد جعفر صاحب مدرسہ
- ابتداء سنتی کلور (۳) نائب معتمد کبیر راؤ صاحب (۴) اراکین مجلس تنظیمی
- (۱) سیو بسپا صاحب ہو (۲) رامنا صاحب (۳) وینکٹ راؤ صاحب
- پواری (۴) امر گپڑہ صاحب مقدم مالی (۵) چن بسپا صاحب مقدم کووالی۔
- (۶) یول لریٹری گوڑہ (۷) سردار میا (۸) ناگ ریٹری ناگرتی
- (۹) دیادیا گڑہ دور۔

بالآخر ناشر صاحب نے تقریباً ایک گھنٹہ تک میا جب لیٹرن کا مظاہرہ کیا۔
دور تقریر کی جس کا حافیہ پر کافی اثر ہوا۔

عالم ترک مسکرات بلدہ منصافات

تاریخ ۱۲ دسمبر ۱۳۵۲ء کماں یار جنگ ٹپرس ہال آراستہ کیا گیا۔ (۵) بجے ہی سے حاضرین کی آمد کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ ٹپرس روڈ میں مصروف با نظام تھے۔ جنون نے ذاب یلین جنگ بہادر کی تشریف آوری پر ہکا بکا آف آرمیشن کیا۔ طبائہ نے برہنہ استقبال کیا۔ بعد تفصیلی معائنہ عالیجناب ذاب صاحب مغز نے چند اہلیاں محلہ کو شرف محکم بخشا۔ مشرمانک راؤم معتمد نے میچک لٹرن کا دلچسپ مظاہرہ کرنے پر بے نشیات سے ہونے والے گونا گوں نقصانات کو بیان کیا۔ ٹپرس ہالوں کی افادیت کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ دن بھر کی تھکان اور کلفت کو دور کرنے کے لئے یہ بہترین مراکز تھارت ہو سکتے ہیں۔ آخر میں ذاب صاحب مغز سے درخواست کی کہ ازراہ کرم اس دارالطلو عام کا افتتاح فرمائیں۔

تالیوں کی گونج میں ذاب صاحب مغز نے اقتصادی رسم ادا فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ: اہل مضافان المبارک ۱۳۵۲ء وہ مبارک و مسعود تاریخ ہے جبکہ قیام انجمن کے بارے میں بندگان عالی کا فرمان مبارک شرف صدور لایا۔ اس عرض مدت میں صدر انجمن ریاست کے طول و عرض میں ہر ممکنہ طریقہ پر تحریک ترک مسکرات کی اشاعت کر رہی ہے۔ اعراس، جاتراؤں اور کائناتوں میں شہرت۔ تبلیغی دورے، میچک لٹرن مظاہرے و نیز ملک کے چاروں زبانوں میں رسالہ شائع کرنا اشاعت کے چند طریقے ہیں۔ ٹپرس ہال خاص اہمیت رکھتے ہیں۔ اس وقت تک بلدہ حیدر آباد میں تین ٹپرس ہال تعمیر کئے جا چکے ہیں۔ جن میں سے یہ ایک ہے جو عالیجناب ذاب کماں یار جنگ بہادر کے گرانقدر عطیہ سے تعمیر ہوا ہے۔ عالیجناب مہم جو کی فیاضی عالم آشکارا ہے۔ اہل ایک کارہائے رفائی و تعلیمی و دفاعی وغیرہ میں وہ پوری دلچسپی لے کر ہر قوم و طبقہ کے افراد کو فراہم کرنے کے ساتھ وہ فائدہ پہنچایا کرتے ہیں۔ تیسرا اہل عالیجناب راجہ دھرم کرنا بہادر صمدی اہم تعمیرات کے گرانقدر عطیہ سے تعمیر ہو چکا ہے۔ جس کا افتتاح عنقریب ہوگا۔

سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اہلیاں محلہ کے ذوق مطالعہ کو بڑھانے اور بصورت امکان تعلیم بالغان کا سلسلہ جاری رکھنے مستقل مدد نشین صاحب جان نور بخش کرتے تھے اور حالات حاضرہ سے انہیں واقف رکھنے و نیز شام کے اوقات ایک اچھے ماحول میں گزارنے کا موقع دینے کے لئے دارالمطالعہ کا قیام عمل میں آیا ہے۔ جہاں ہر زبان کے اخبارات و رسائل پہلے کئے جائیں گے۔ ہماری خواہش ہے کہ اس کی نگرانی ایک کمیٹی کے سپرد کی جائے جو مقامی اصحاب پر مشتمل ہو۔

عالیجناب متعل مدد نشین صاحب انجمن کا بھی خیال تھا اور میرا بھی یہ خیال ہے کہ اگر ایک طرف تعلیم یافتہ حضرات کے لئے دارالمطالعہ قائم کیا گیا ہے تو ناخواندہ بالغین کے لئے بھی ایک مدرسہ شبینہ کا اہتمام کیا جائے۔ نیز چھوٹے بچوں کے لئے کھیل کود کے سامان بھی فراہم کئے جائیں۔ جسکے لئے بھی عالیجناب ذواب کمال یار جنگ کمال دراپنیہایت فراخ دل اطراء عظام سے تھے اور اسی لئے انہوں نے بہت کچھ تائید و مدد کرنے کا خیال رکھا تھا تاکہ بیاد فطن اور دیگر کھیل کود کے سامان بھی فراہم ہو جائے۔ اور انشاؤ اللہ تھوڑے ہی عرصہ میں سامان کا دیا کم از کم دوسرے کھیلوں وغیرہ کا انتظام بھی کیا جائیگا۔ مدد انجمن کے دافع آمدنی فکیل اور محد وہیں باوجود اس کے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے وہ کوئی رقیفہ باقی نہ رکھے گی۔

آخر میں عوام سے تعاون کی اپیل کی اور اعلیٰ حضرت ہندوستانی خاؤادہ اصنیہ کیلئے ترقی عمر و اقبال کی دعا فرمائی۔

روکرس نے اعلیٰ حضرت ہندوستانی خاؤادہ اصنیہ اور عالیجناب ذواب کمال یار جنگ بہادر اور نواب بن جنگ بہادر کیلئے تقریری چیرز کے نعرے لگائے اور یہ اختتامی رسم نہایت کامیابی سے ساتھ تقریباً ساڑھے آٹھ بجے اختتام کو پہنچی۔

اصلاح و دیہات

ضلع محبوب کے مختلف موصعات میں شاعت

مخانب مدد انجمن جناب جو کارٹریڈی صاحب پلسد جاترا برگی، دہرکدہ، مگر سنگاں و روستا
باقی پرست اپر

1

۷۹۰۵

رسالہ ترک مسکرات

نمبر اول

جلد ۱

ماہ مہر و آبان ۱۳۵۳



ہفتہ بیدار ہے - ماں دودھی ہے - لندن باب شہزاد کیمائے زبور چوڑا دھار ہے

صدائیں

عالمگیر نواب میرزا یار جنگ بہادر محنت برار

نام محمد نشین

عالمگیر نواب یوان بہا ایں آرا واد و اینگاریم، بی، ای، او وکیٹ

اسرکان

جناب احمد بہادر وکیٹ، امارٹیدی، بی، ای | جناب سی سی سی - پال صاحب او بی، ای

ریورٹڈیف سی سی سی | جناب چیف جسٹس راجہ بہادر شیون ماتھ

جناب نواب یلین جنگ بہادر | جناب نواب مہدی نواز جنگ بہادر

جناب مولوی سید محمد حسین صاحب جعفری

فہرست مضامین

صفحہ	نام مضمون نگار	مضمون	سرد نمبر
۳	ادارہ	سہری باتیں	۱
۴	از تعریف پروڈیٹن مضمونہ راجہ پام جاری	اکھل کا انسان کے کردار پر اثر	۲
۶	از مولوی عبدالغفار صاحب زر حامپوری	دل سے توبہ	۳
۸	ترجہ	اقتصادیات	۴
۹	گجراتی راجہ صاحب تعلیم اٹریٹڈ	بچوں کی دنیا	۵
۱۱		عالم ترک سکرات	۶

مرکز

ترک مسکرات

جلد ۸

نمبر ۱۱۲

ماہ مہر و آبان ۱۳۵۳ھ

سنہری باتیں

یہ مان لو کہ نہیں برتر اس سے کوئی کام
یہ جان لو کہ ام النجباءیت اس کا نام

حضرت عیسیٰ

ان میں طاعت ہو نہیں سکتی: کوئی عبادت ہو نہیں سکتی
ہندو پوجا کر نہیں سکتے: مسلم سجدہ کر نہیں سکتے
ہنوس و خرد کا نشہ ہے ذہن: عقل و فراست کا بے رہن

الکحل کا انسان کے کردار پر برائے اثر

ڈاکٹر سی راج گوپال چاری سابق وزیر اعلیٰ ہریانہ ایک عالم فاضل
موجودہ پروفیسر دہلی یونیورسٹی کے ایک باب کا ترجمہ تیار کیا ہے۔ اس کی دہلی و
مطلوبات کیلئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔
ادارہ

”حاشیہ اقلہ نظر سے نشہ“ کے نقصانات مزدور پیشہ عوام اور روسر غریب افراد بالخصوص
عورتوں کے متعلق غور اور فکر کے محتاج ہیں لیکن انسانی سیرت اور کردار کا مسئلہ ہی نہایت درجہ اہم
”نشہ وہ سب کچھ — (اوصاف اور خوبیوں کو) لوٹ لیتا ہے“ جسکی وجہ انسان
انشرامحلوقات کے اعلیٰ مرتبہ سے ممتاز و مفتخر ہے۔ اگر حکومت عوام پر سے پابندیاں
درمحل (اٹھائے تو ایسی صورت میں ”نشیات“ بہت ارزاں ہو جائینگے۔ اگرچہ نشیات کی کچھ قیمت
نہ ہوتی اور وہ مفت دستیاب ہوتے۔ یہ بہت ہی خراب ہے۔
الکحل کے دماغ پر اثرات اور نتیجہ الکحل، اور ”جہنم“ کا تعلق نمایاں ہی ہے۔
کون ایسا ہے جو عدالت ہائے فوجداری کے تجربے رکھتا ہے — مگر جو نہیں جانتا کہ جرائم
کی زیادتی محض نشہ کے اثر کے تحت ہی ہے۔ . . . !
انگلینڈ کے ایک چیف جسٹس نے کہا کہ اگر نشیات نہ ہوں تو ہم دس محبوسوں میں سے نو
محبوسوں کو بند کر سکیں گے۔

ایک دوسرے انگلینڈ کے جج نے کہا:-

میں یقین کرتا ہوں کہ ان ممالک میں منجملہ دس کے نو جرائم ایسے ہوتے ہیں جو
نشہ کے عادی گھرانوں کی وجہ سرزد ہوا کرتے ہیں۔

لارڈ جی جب کہ وہ جرم سکرٹری تھے انہوں نے ان خیالات کا اظہار فرمایا کہ ۸ فیصد

جرائم محض الکحل کے استعمال کی بنا پر وقوع پذیر ہوتے ہیں۔

ایک مرتبہ سر ولیم ہارکورت سے دوران گفتگو میں بطور مسخرے یہ پوچھا گیا کہ آپ تحریک

نثر و مسکرات کے مصلح و رہبر کسے ہوئے تو انہوں نے بلاتامل جواب دیا کہ اوس وقت سے جبکہ

میں محکمہ محرم ڈیپارٹمنٹ یا جوہم سکریٹری کے : منہ دار عہدہ پر تھا مجھے اون تمام جرائم کے اصل وجوہات — اسباب سے بہرہ ور ہونے کا موقع ملا جسلی وجہ سے کئی مرد اور عورتوں کو آزادی اور زندگی سے محروم ہونا پڑا ہے تمام مذاہب — بشمول عیسائی، بدھ، جین، ہندو اور بائیسویں اسلام نے اپنے اپنے پیروؤں کو چند نصائح کیا ہے کہ وہ نشیات یعنی نشہ آور اشیا کے استعمال سے پرہیز کریں۔

۲۱۵ — ”بادشاہ کو چاہئے کہ فوراً جواریوں اور فروخت کنندگان نشیات کو شہر سے باہر نکال دے تمام نشیات کے استعمال کو بند کر دیا جائے۔“

اس پتھری سوترا
مہاتما گوتم بدھ کے منجیل پانچ احکام کے یہ ایک ہے کہ
تم کسی قسم کے نشیلی اشیا — کا استعمال نہ کرو۔
نشہ پیچہ بھی نہیں بلکہ ایک ناپاک شیطانی فعل ہے اگر بجا عظمت
عزت و مرتبہ چاہتے ہو تو اس کو چھوڑ دو۔ اس کے نقصانات
زیادہ اور فوائد بہت کم ہیں
جیسا کہ پرسی پٹ ڈبلیو۔ سی جانسن نے لکھا ہے کہ

قرآن مجید

ہندو مسلم۔ بدھی۔ جینی یا سکھوں میں سے ایک بھی ایسا
نہیں ہے جو اپنے مذہب کے لحاظ سے الکحل کے استعمال کو برا
نہیں سمجھتا ہے

ان مذاہب کا کوئی پیرو بھی اپنے مذہب سے گمراہ ہوئے بغیر نشیات کا استعمال نہیں کرتا

دل سے توبہ

از قلم معجز رحمہ اللہ عبدالحق زہر عالم پوری ضلع راجپور دکن

— (۱۵) —
یہ وہ شراب خانہ خراب کرتی ہے کہ یہ دو جہاں میں جان پر غدا بہکتی ہے
شراب خواری سے باز آؤ تو بھلائی ہو، مگر نہ قوم کی دیکھو گے پھر تباہی ہو
افسوس۔ شراب کا دلدادہ اپنے ناعاقبت اندیشی سے اس حجرہ ریاکاری کی طرف اندھوں
کی طرح گھسیٹا چلا جاتا ہے۔ جہاں چاروں طرف سے سیاہ کاری کا پھندا پھیلا ہوا ہے۔ جو اپنی
عزیز جان کو کھو دیتا ہے۔ موت کا وقت مقررہ ہے۔ وہ اپنے وقت پر ضرور آتی ہے۔ مگر
شرابی وقت کے قبل ہی موت کو دعوت دیتا ہے۔ کون ایسا عقل مند ہوگا جو بلکے بے دریا
دشمن سے بدتر۔ زہریلے ناگن کو منہ سے لگائے۔ لغتی و ملاہتی کا طوق گلے میں ڈالے سیر بازار پھرے
اپنوں و بیگانوں میں حقارت و ذلت کی تصویر بن کر رہے بیچوں و اچکوں و بد معاشوں کا کھلونا
بنے۔ تیرا و تیرہ منہ سے شراب کی بدبو و تعفن نکلتے رہے جس سے دل سیاہ جگر سوخت
ہاتھوں میں ریشہ۔ چہرہ پر مردہ سر چکراتا ہو۔ بجائے نفرت و حقارت و طامت کے شراب
خانہ خراب کو ہم حلیم و ہم ذوال و ہم پیالہ بنانا۔ خلاف احکام شرعی ہے۔ یہ بلا ذکر خدا و رسول
کو نزدیک آنے نہیں دیتی شرابی خود اپنے گریبان میں منہ ڈال کر فیصلہ کرے۔ اللہ تعالیٰ
اپنے پاک کتاب میں جا بجا با و از بلند ارشاد صادق فرما رہا ہے کہ ”شراب حرام ہے“
شراب حرام ہے، مگر شراب کی اس حکم قضا شیم پر نظر نہیں پڑتی۔ افسوس افسوس بر حال ما
نامح کی نصیحت پر نظر چاہیے تو یوں گونا گویا کا فعل بر اکیوں نہ ہو

— (۲۲) —

یوں تو ہر فرد بشر کتب عدم سے جب عام کائنات میں ظہور پذیر ہوتا ہے وہ معصوم
کہلاتا ہے۔ مگر جب کائنات عالم کی آب و ہوا میں پرورش پا کر عالم ظلمات کی مسافت طے کرنے
کے لیے اسے عالم جوانی میں قدم رکھنا ہے تو جذبات و خواہشات نفسانی کا دور دورہ شروع
ہو جاتا ہے۔ اگرچہ کہ وہ ذی علم یا جاہل ہی کیوں نہ ہو۔ صحبت صالح میں بود و باش پائے تو وہ سیدھا

اور نیک راستہ اختیار کرتا ہے۔ اگر محبت بدل جائے تو وہ بُری اور گندگی کی زندگی میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ بمصادق اس مقولے کے۔ ۷

۷ محبت صالح ترا صالح کھنڈ ۷ محبت طالح ترا طالح کھنڈ

یہ انسان کا فطری تغاضب ہے کہ اس کو جس رُخ پر لے جایا جائے اُس کا دلدادہ ہو جاتا ہے۔ چلے بھلائی کی طرف لے جاؤ۔ یا برائی کی طرف، مگر انسان کو چاہیے کہ عقل سے بھی کام لیا کرے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ انسان کو عقل سلیم عطا کر کے اشرف المخلوقات کے لقب سے سرفراز فرمایا۔ مگر وہ بُری محبت کی زد میں آکر اپنی عقل خراب کرکھو بیٹھتا ہے اور کو یہ سوچائی نہیں دنیا کہ میں کس لئے پردہ کائنات پر ہویدا ہوا۔ اور مجھے اس شیخ پر کیا کھردار ادا کرنے ہیں۔ اس سے بے بہرہ ہو کر غارِ ظلمات میں اندھا مہند گر جاتا ہے۔ پھر وہ کسی کے سمجھانے پر نہیں سمجھتا۔ اسکے لئے پند و نصائح بے سود۔ اُس لئے انسان ہمیشہ اچھی محبت اختیار کرے۔ اور اس گناہ سے بچتا رہے۔ چونکہ فیصل خدا اور رسول کے احکام کے خلاف ہے جو حضور اس احکام کی نافرمانی کرتا ہے۔ اُس کی جگہ بدلتے بدلتے دھڑکتے دھڑکتے ہے۔

”بھامو“ شراب خا خراب سے بچ کر مالتِ نیقی کی محبت میں رہنا ہی بہرہ کرو۔ اس میں اللہ اور اللہ کے حبیب کی خوشنودی ہے۔ ۷

خدا پناہ میں رکھے بلائے جانی ہے ۷ غلط نہیں جو کہوں مرگ ناگہانی ہے
ترک شراب میں دین و دنیا کی فلاح پوشیدہ ہے۔ اس کی محبت تمہاری تندرستی باعث۔ اس سے نفرت تمہاری ترقی کی موجب ہے۔ ایک۔ دفعہ تھوڑی دیر کیلئے ترابھادیر اپنی پھیلی زندگی کا جائزہ لیجئے۔ تو اس کی تباہ کاریاں اور بربادیاں ایک ایک کر کے پردہ ظلم کی طرح تمہارے تصور میں آتی جائیں گی۔ اور تمہیں اپنی گزشتہ زندگی میں بہرہ پہلو نقصان ہی نقصان نظر آئیگا۔

”بھامو“ اس بللے بے درماں شراب حرام کو چھوڑ کر شرابِ عرفان خداوندی سے بھریں۔

جبکیستی میں حیاتِ ابدی و پیغامِ بیداری موجود ہے۔ جبکی یہ شرابِ فلاح دایرین کا سرمایہ تھی ہے۔ آؤ تم اور ہم ملکر خدائے قدوس کے سامنے ہمیں قلبِ بغلوس تیت عہد کریں کہ آئندہ اس شرابِ خا خراب کو ہمیشہ ہمیشہ کیلئے ترک کرینگے۔ خدا اس عہد پر ہم سب کو قائم رکھے۔ آمین ثم آمین
۷ شرابِ جان کی دشمن ہے مال کی دشمن ۷ یہ جاند اد کی دشمن ہے آل کی دشمن
دل و جگر کی دشمن دماغ کی دشمن ۷ شراب کیا ہے یہ اولاد آل کی دشمن

اقتباسات

امتناع مسکرات

(۱)

”امتناع مسکرات“ کے ذریعہ مکمل طور پر شراب نوشی کو دفع نہیں کیا جاسکتا۔ لیکن اسکی وجہ سے ”منشیات کی فراہمی“ میں زیادہ وقت پیدا ہو جاتی ہے۔ کم از کم نئے نوشی کھلی جگہ پر نہیں ہوتی ہے۔ اور نہ موجودہ زمانہ میں منشیات کا جس قدر استعمال ہو کر مائے اتنا (امتناع مسکرات کی بدولت) ہو کر رہے گا۔

امتناع مسکرات کے بدترین دن کا مقابلہ منشیات پر قانونی پابندی کے عائد ہونے پر جو حالات پیدا ہوئے ہیں اور ان سے بھی نہیں ہو سکتا۔

الکحل..... منشیات کا رہنما ہے

(۲)

..... یہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ تمام قوموں نے متفقہ طور پر یہ طے کیا ہے کہ ”افیون اور کوکین“ کی فروخت اور تقسیم کو ریفرنوں کی حد تک محدود رکھا جائے۔ تاہم یہ درست ہے کہ اگرچہ ”الکحل“ کی وجہ سے فوراً ہی بہت کم نقصان رسان اثر ہوتا ہے اور اس کی وجہ سے نشہ کی لت پڑ جانے کے اثرات بھی نسبتاً افیون اور کوکین کے دیررس ہوتے ہیں اور اس حد تک بھی اس کا اثر ”متحدی“ نہیں ہوتا۔ پھر بھی امریکہ کے لوگوں کی صحت پر مقابلتاً ان اثرات کے جو بقیہ تمام جادوی کرنے والی اشیاء رکے ہوتے ہیں ہر سال مجموعی طور پر بڑا اثر زیادہ مترتب ہوتا ہے

(محمّد و ن ایمرسن)

الکحل متعدد ذہنوں میں سے ایک مہلک ”زہر“ ہے۔ جو نہ صرف انفرادی بلکہ اجتماعی طور پر ”مہلک“ ہے۔ دنیازم مثل جنسی امراض — الکحل بھی صحت و عافیت کا ”قاتل“ ہے۔

بچوں کی دنیا

”پینے کا مزہ“

مسٹر ولید رقی بنیامتھ راوہ (متعلم انٹرمیڈیٹ جامعہ عثمانیہ)

ہمارا مکان گاؤں کے باہر کھیتوں کے بیچ ایک نیلے پر واقع ہے۔ اس کے قریب ٹھکانہ ہے۔ ایک طرف نالہ روان ہے جس پر رونا کے درخت پڑے ہوئے ہیں۔ جو پل کا کام دیتے ہیں۔ مکان کے قریب نالہ پر ایک شراب کی دکان ہے۔ اطراف و اطراف کے دیہاتی شراب پینے کیلئے اس شراب خانہ خراب پر شام کھاتے جاتے۔۔۔۔۔ اور کشتہ میں چور گرتے پڑتے اس مالے پر سے گزرتے ہیں

ایک رات کا واقعہ ہے کہ کچھ دیہاتی انجے کے قریب شراب پینے کیلئے آئے۔ شراب نوشی کے بعد واپسی پر اوس نالہ پر سے گزر رہے تھے کہ ایک صاحب کی لکڑی نالہ میں گر گئی۔ اوس شراب میں بدست افراد میں سے ایک صاحب نے اس میں لکڑی تلاش کرنے پر سے اترے لیکن لکڑی کا کہیں بھی پتہ نہ چلا۔ دوسرے نے چراغ کے لئے ایک مکان پر آداری صاحب خانہ (جو خود بھی شراب میں مدہوش تھے) کہا بھائی چراغ کس لئے مانگتے ہو۔ اس پر اوس نشہ میں بدست آدمی نے کہا جناب ہماری لکڑی نالہ میں گر گئی ہے اوس کو ڈھونڈنے کیلئے چراغ چاہئے۔ جلد قہقہے ورنہ۔۔۔۔۔ صاحب خانہ نے پھر توجہ دلائی کہ آدمی رات کو شریفوں کے گھر پر یوں غل نہیں پایا جاتا اور دوسرے چاندنی رات بھی ہے۔ یہ ہے کہ آپ چاندنی میں مٹری نہ پڑیں۔ وہ شخص شراب میں بہت چور تھا۔ اوس کی آنکھوں کو کچھ دکھائی نہیں دیتا تھا۔ اس کی نگاہوں میں دنیا تاریک تھی۔ اور چکر کھارہی تھی۔ اوس نے نشہ کی حالت میں کہا جناب چراغ دیجئے۔ صاحب خانہ بھی کسی قدر نشہ میں جھوم رہے تھے بس کیا تھا دونوں میں تو تو میں کا بازار گرم ہو گیا۔ اور صاحب خانہ نے بہت درشت لہجہ میں کہا جناب چراغ دیا کچھ نہیں ہے۔ بھیک طریقہ سے اپنا راستہ لیجئے۔ اس پر دونوں میں خوب ہاتھ پائی کی ذہانت آئی۔ مار پیٹ کا بازار گرم ہو گیا۔ دونوں کو خوب چوٹیں آئیں۔ بالآخر

صاحب خانہ بڑبڑاتے ہوئے اپنے گھر میں چلے اور وہ شرابی بدست یہ کہتا ہوا واپس لوٹ کر اچھا
اگر کھڑی صبح میں نہ ملے تو پانچ سو روپیہ جرمانہ ۔
صبح ہو رہی تھی صاحب خانہ چوٹوں کے درد اور تکلیف میں پٹنگ پر چادر اوڑھے ہوئے
دوانہ تھے تھوڑی دیر کے بعد آفتاب عالم تاب اپنی باریکدہیں رضائی سے اپنا منہ نکالا تو صاحب خانہ
مریم ٹی کیلئے دو اخانہ پہنچے ۔ جب ڈاکٹر نے چوٹوں کے اسباب دریافت فرمایا تو جواب دیا کہ
جناب کیا کہوں یہ ”پینے کا مزہ“ ہے ۔

ہندوستانی کسان اور فرد در رات دن گرمیوں اور
جاڑوں میں سخت محنت کرتے ہیں پھر بھی پیٹ بھر کھانا تن بھر
کمپڑا میسر نہیں آتا ۔

وجہ صاف ظاہر ہے
ہر سال (۲) ارب ۳۳ کروڑ روپیہ منشیات پر
لٹایا جاتا ہے ۔

عالم ترک مسکرات

جلد دوم مضافات

رپورٹ (عرس کوہ شریف دنگم پٹی)

تبانیخ ۳۳ شہرور ۳۳۱۵ الف بوقت ۳۳ ساعت انجن ہذا کے روورس حسب پروگرام کوہ شریف کے عرس میں شریک رہ کر بغرض اشاعت ترک مسکرات مٹرس اور کر روور لیڈر کے ہمراہ روانہ ہوئے جلد بارہ روورس ایک روور لیڈر اور ایک ناشر شریک تھے۔ جلد اراکین ٹروپ بوقت چار ساعت بہ مقام کوہ شریف پہنچے۔ دو گھنٹہ آرام لینے کے بعد لٹریچر تقسیم کرنا شروع کیا۔ محلہ کوہ شریف اور پہاڑ کے اطراف و اکناف جو لوگ جمع تھے ان میں کافی لٹریچر تقسیم کر دیا گیا اور شام میں بوقت ۸ ساعت میچک لیٹرن شو کا انتظام کیا گیا اس موقع پر روورس انجن نے تمام لوگوں کو ایک جگہ خاموشی سے بیٹھنے کا انتظام کیا مٹس راگھونید راؤ صاحب نے ایک موٹر تقریر فرماتے ہوئے میچک لیٹرن کے ذریعے عوام کو نقصانات سیندھی شراب بتلایا تقریباً اس جلسہ میں دو سو سے زائد لوگ شریک رہے یہ جلسہ ساڑھے نو بجے شام میں ختم ہوا۔ مٹس راگھونید راؤ کر روور لیڈر نے جلد روورس کو ناشتہ دے جانے کا انتظام انجن ہذا کی جانب سے کیا اور عالیجناب نواب انچارج صدرین صاحب اور کانٹکریہ ادا کیا کہ عالیجناب نے ان روورس کو ایسے موقع پر پبلک سروس کا موقع عطا فرما کر ان نوجوانوں کی حوصلہ افزائی فرمایا۔

تبانیخ ۳۴ شہرور ۳۳۱۵ الف حسب اعلان سابق جلد روورس مٹس راگھونید راؤ کر روور لیڈر مٹس راگھونید راؤ صاحب ناشر انجن ہذا روورس راج محل ٹانکیز جمع ہوئے شام کے چاند بجے سے رات کے ۱۰ بجے تک تقسیم لٹریچر و میچک لیٹرن شو کا کام انجام دیا اگرچہ بارش کی وجہ سے کچھ تکلیف ہوئی۔ باوجود اس کے ہمارے روورس لوگوں کو جمع کرنے میں کامیاب رہے مٹس راگھونید راؤ صاحب ناشر نے نقصانات سیندھی شراب بذریعہ میچک لیٹرن بتلایا اور پبلک سے اپیل کیا کہ ان بُرے عادات سے بچ کر تن من و عن کی پرورش اور ترقی کے لیے بوقت

بمساعت شب جبہ ریخات ہوا مٹرسد معا پر کر ر وور لیڈر کی اجازت سے ر وورس جاپس
مہرے ۔

روڈاد جلیہ

یکم ہر ۳۳۰۰۰۰ بدقتر صدر انجمن ترک مسکرات پیرس ر وورس کا ایک جلسہ بصدت
مٹر نام ر آد معتد صدر انجمن ترک مسکرات خفد کیا گیا ۔
مٹر دست ریدی کو مددگار ر وور لیڈر اور بجائے مٹر دست ریدی اور مٹر
بسمو پٹروا لیڈر (جو سال گزشتہ نہایت درجہ محنت اور خوبی سے اپنا کام انجام دے
تھے) آئندہ سال کے لئے مٹر دست ر آد اور مٹر رنگ ر آد کو بہ حیثیت پٹروا لیڈر منتخب
کیا گیا جلسہ نہاکی یہ پانسیسی کہ ہر سال انتخابات میں یہ جذبہ کہ جلد امیدواران کو موقع دینا
جایزے نہایت درجہ متحسن ہے ۔

مٹر پ لیڈر مٹر موہن راج نامٹر و مقہر ہوئے اور یہ تحریک بھی منظور ہوئی کہ
ایسے ر وورس کو جو پابندی حاضر نہیں ہوتے میں ٹروپ سے علیحدہ کر دیں بجلبہ آرا منظور
کی گئی ۔

مٹرسد معا پر کر ر وور لیڈر نے ر وورس کو نصیحت کی کہ وہ غیر حاضر نہ کر دیگر
ر وورس کا عزیز وقت خراب نہ کریں بلکہ دلچسپی سے اپنا کام انجام دیں ۔
آخر میں صدر جلسہ حاضرین کو مخاطب کرتے ہوئے اسکوٹ کے فوائد اور محاسن
اسکاہ کیا اور حاضر باشی سے اپنا کام انجام دینے کیلئے کہا ۔

دستی ہرگز مکن بآبادہ خوار

از چہاں کس خوشین را دور دار

فرخ

اضلاع و دیہات

تحریک ترک مکرات بمقام بنگلور

تاریخ ۲۰ مارچ ۱۳۵۳ھ کے چند مفید فیصلے بمقام قصبہ دھمور ایک دیہی بینک ترک مکرات تشکیل دی جس کے صدر اور ارکان حسب ذیل ہیں۔

صدر جناب مرزا اسد اللہ بیگ صاحب
معتد جناب غلام محمود انصاری صاحب
شریک معتمد جناب ذکرت رائو صاحب سو داگر
خازن جناب غلام نبی صاحب سو داگر

ارکان

۱۔ جناب محمود علی خاں صاحب ناظم
۲۔ جناب نائنا تھ صاحب
۳۔ جناب مرزا جعفر بیگ صاحب
۴۔ جناب بیبا صاحب
صدر، معتد اور ارکان صاحبان کی قابل مبارک باہمی کہ آپ قد ترابیل عرصہ میں انہوں نے نہایت متعین و محنت سے راجسٹریشن پالیسی کے ساتھ ”ترک مکرات“

کے خیال کی ترغیب سے کہ بلا تفریق مذہب و ملت (مذہب مسلم برادران کے اشتراک سے) مقامی طور پر اس تحریک کو نہایت کامیاب بنایا ہے۔ اس کا اثر یہ ہوا کہ نشیات کے استعمال پر خاطر خواہ کمی واقع ہو گئی ہے۔ اگر برادران وطن بلا تفریق مذہب و ملت تحریک ہذا کے ساتھ اشتراک عمل کریں تو کوئی تعجب نہیں کہ بنگلور نشیات کے استعمال کو ترک کرنے میں دیگر دیہات اور تعلقات کے لئے شمع ہدایت ثابت ہوگا۔

امتناع مسکرات کا مقصد ترک مسکرات ہی کی مہم سرتلقین و تفہیم کے ذریعہ حاصل ہو سکتا ہے۔

شاہ منزل میں پریس کانفرنس موازنہ کی تفصیلات کی توضیح

— ۱ —

مملکت آصفیہ کے موازنہ بابت سٹارٹ کو پیش کرنے کیلئے ۲۵/۱۲/۱۹۵۵ء کو صحافتی کانفرنس شاہ منزل میں منعقد ہوئی تھی اس میں سب سے پہلے نر اکسنسی سرمد اعظم بہادر دولت آصفیہ نے ایک جامع اور مبسوط تقریر پڑھائی جو موازنہ کی تمام ضروری اور اہم تفصیلات پیش کیں جس کے بعد نر اکسنسی نے آرباب صحافت کو سوالات کرنے کی دعوت دی تاکہ ایسے امور جو مزید وضاحت چاہتے ہیں ان پر روشنی ڈالی جاسکے قبل اسکے کہ سوالات کئے جائیں نر اکسنسی نے یہ بتایا کہ موازنہ کے نوٹ میں جو بحث تنظیم مابعد جنگ کی منصوبہ بندی نے محال جاگیرات کے نظم و نسق کو بلند کرنے اور مستقبل کی منصوبہ بندی سے متعلق دیگر مسائل مثلاً ایک نئی معاشی یلوں سرولس کے قیام کے امکان سے کی گئی ہے وہ ظاہر کرتی ہے کہ حکومت سکڑ عالی ان مسائل کی اہمیت کو محسوس کرتی ہے۔ لیکن اس بحث میں اس مرحلہ پر حکومت کی کسی طے شدہ پالیسی کی ترجمانی نہیں کی گئی ہے۔

ارشاد ہمایونی

بدرازان کانفرنس میں اس کا بھی انکشاف کیا گیا کہ جب موازنہ کو اعلیٰ حضرت نے منعقد کیا
تو صرف منظوری حاصل ہوا تو اس کے متعلق ارشاد ہمایونی ہوا کہ ”کونسل کی رائے کے

مطابق پیش کردہ موازنہ منظور کیا جاتا ہے جو کہ قابل اطمینان ہے اور یہ کہ مماثل پیش کردہ میں محفوظات کی مقدار جو بیس کروڑ ہو جانے کی جو توقع ظاہر کی گئی ہے اس سے مجھے اطمینان ہوا کہ باوجود حالات حافہ کے فیئانس کی حالت اچھی ہے۔ نظریات صائبان فیئانس کے خدمات جنکو کونسل نے اچھی نظر سے دیکھا ہر قابل قدر ہیں۔“

ارباب صحافت نے اپنی تشفی خاطر کیلئے یوں تو متعدد سوالات کئے لیکن ان میں سے ایک اہم سوال وجواب جو حکومت کی آبکاری مسلک سے متعلق ہے۔ درج ذیل ہے۔

نیرگسنسی سرمد راعظم بہادر نے اس امر کا یقین دلایا کہ زائد محصول منافع سے حکومت کو جو آمدنی ہوئی یا ہوگی اسکو حکومت مفاد عامہ کے لئے صرف کرے گی جس کا اس محصول کے عاید کرتے وقت حکومت نے وعدہ کیا تھا۔

حکومت اور آبکاری

آبکاری کی آمدنی میں اضافہ سے متعلق جب یہ سوال کیا گیا کہ منیات کا استعمال اور ادون کی فروخت کو حیدر آباد جیسی اسلامی ملکیت کیوں نہ قطعی ممنوع قرار دیدے تو بہرہ نسی سرمد راعظم بہادر نے جواب دیتے ہوئے فرمایا کہ مسکرات کے استعمال اور فروخت کی قانونی ممانعت کا طریقہ آج تک کسی ملک میں کامیاب نہ ہو سکا۔ حتیٰ کہ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں جنکے نظم و نسق کا معیار ہندوستان کے معیار سے کہیں زیادہ بلند ہے وہاں بھی حکومت کو اس مہم میں کامیابی نہ حاصل ہوئی۔ اور بالآخر حکومت امریکہ کو قانونی اتمناع کو منسوخ کرنا پڑا۔ اس سلسلہ میں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ آپ کو برطانوی ہند کے نظم و نسق کا جو وسیع تجربہ ہے۔ اسکی روشنی میں آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ سائیکریسی حکومتوں کے زمانہ میں جب بعض رقبہ جات مثلاً شہر سبئی اور مدرا اس کے چند اضلاع میں قانون اتمناع مسکرات نافذ کیا گیا تو کامیابی نہیں ہوئی بلکہ ان علاقوں میں ناجائز غراب کی کشیدگی بے انتہا بڑھ گئی جس کا افسردہ حکومت کے امکان سے باہر ہو گیا آپ نے مزید فرمایا کہ اتمناع مسکرات کا مقصد ترک مسکرات ہی کی مہم سے متعلقین و نفہیم کے ذریعہ حاصل ہو سکتا ہے۔

رسالہ ترک مسکرات ماہ نامہ

اردو، بلنگی، مرہٹی اور کٹری زبانوں میں شائع کیا جاتا ہے
ترک مسکرات سے متعلق مضامین، افسانے، نظمیں، اور عالمی
خبیریں شائع کی جاتی ہیں

سالانہ چندہ صرف معالیم
تفصیلات کے لئے

محمد صاحب صد انجمن ترک مسکرات سرمرسلت فرمائیں

منتخب کلام کا مجموعہ

بزبان اردو ۶

بزبان بلنگی ۴

دفتر صد انجمن ترک مسکرات

سی

حاصل فرمائے

از دفتر صد انجمن ترک مسکرات جید آباد
۱۳۱۲
رسمہ کی پیشانی کی گئی (پیر و انجمن)

نہجہ شریف بنجا

۴۴۴ مطالب نوا

دعوت دہلی، حیدر آباد

